45

اہل علم اور عوام کیلئے یکساں مفید کثیر الاشاعت علمی و تحقیقی میگزین

ماھنامہ اردو/English

آوازِ اھلسنت

گجرات (پاکستان)

www.ahlesunnat.info

زیر سرپرستی: پیشوائے اہلسنت استاذ العلماء پیر محمد افضل قادری مدظلہ

جامعہ قادریہ عالیہ نیک آباد مراڑیاں شریف گجرات

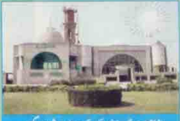

جامع مسجد عیدگاہ و خانقاہ نیک آباد مراڑیاں شریف گجرات

شریعت کالج طالبات، نیک آباد مراڑیاں شریف گجرات

Blessings of Milad & Answers to Objections

06 قرآن مجید کے غلط ترجمے
07 مسئلہ عصمت مصطفیٰ ﷺ
13 وحی اور اس کی اقسام کیا ہیں؟
15 میلاد شریف کی برکات!
17 میلاد شریف کے متعلق سوال و جواب
10 مجدد اور تجدید دین حدیث کی روشنی میں
14 اجتہاد اور مجتہد کے معانی و شرائط؟
10 امام احمد رضا بحیثیت مجدد دین!
13 مردم شماری کی شرعی حیثیت کیا ہے؟
22 سیرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ
27 ختم گیارھویں پر اعتراضات کے جوابات

عالمی تنظیم اہلسنت کے زیر اہتمام
امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے تحت
راولپنڈی تا لاہور شاندار "نظام مصطفیٰ ٹرین مارچ"
اسٹیشن "ہر دکھ کی دوا ہے نظام مصطفیٰ" سے گونجتے رہے
علماء مشائخ اور عوام کی بڑی تعداد کی شرکت
سات اسٹیشنوں پر جلسوں سے قائدین کے
ایمان افروز بیان (تفصیل اندرونی صفحہ پر)

خبرنامہ

لاہور: (رپورٹ/اخبارات/ٹی وی چینل) عالمی تنظیم اہلسنت کے زیر اہتمام راولپنڈی تا لاہور شاندار "نظام مصطفیٰ ٹرین مارچ" اختتام پذیر ہوگیا، راولپنڈی، جہلم، لالہ موسیٰ، وزیر آباد، گجرات، گوجرانوالہ اور لاہور کے اسٹیشنوں پر شاندار اور والہانہ استقبال کئے گئے، اسٹیشن نعرہ تکبیر ورسالت اور ہر دکھ کی دوا ہے نظام کے نعروں سے گونجتے رہے، ٹرین مارچ میں علماء مشائخ سنی تنظیموں کے قائدین اور عوام کی بہت بڑی تعداد نے شرکت کی، ٹرین مارچ کے ذریعے حکمرانوں کو نفاذ اسلام کی دعوت اور عوام کو برکات سے آگاہ کیا گیا۔

---

16 فروری 2009 کو سات اسٹیشنوں پر بڑے جلسوں سے خطاب کرتے ہوئے قائد نظام مصطفیٰ ٹرین مارچ اور عالمی تنظیم اہلسنت کے مرکزی امیر پیر محمد افضل قادری نے کہا کہ ایک علاقہ میں نہیں پورے ملک میں نظام مصطفیٰ کا نفاذ چاہتے ہیں، وطن عزیز پاکستان تاریخ کے خوفناک دخطرناک ترین حالات سے گزر رہا ہے پاکستان میں بظاہر پاکستانیوں کی حکومت ہے لیکن درحقیقت امریکہ کے احکام اور پالیسیوں پر عمل ہورہا ہے اور بڑی تیزی سے الحاد ولادینیت وفحاشی پھیلا کر پاکستان کی اساس، اسلام ونظریہ پاکستان کو ختم کیا جارہا ہے امریکہ اور اسکی ایجنسیاں اور امریکہ کے غلام پاکستانی حکام ملک میں بدامنی، دہشت گردی پھیلا کر اسلام کے نام پر بننے والے پاکستان کو تباہ وبرباد کرنے کے درپے ہیں اسلام دشمن قوتیں مساجد امام باڑوں اور سکولوں میں بم دھماکے اور معصوم عوام کو قتل کرنے کیلئے خودکش حملے کر کے اسلام اور پاکستان کو بدنام کررہی ہیں ہمارے پہلے پچھلے تمام حکام اور جو مذہبی جماعتیں جعلی جہاد میں امریکہ اور اسکی ایجنسیوں سے پیسہ واسلحہ لے کر استعمال ہوئیں انہوں نے اسلام اور پاکستان کی خدمت نہیں کی بلکہ ان لوگوں نے جہادی سبیل اللہ، اسلام اور پاکستان کو دنیا بھر میں سخت بدنام کیا اور پاکستان کو تباہی کے دہانے پر کھڑا کردیا ہے، سوات میں مخالفین کے گلے کاٹ کر نعشوں کو درختوں پر لٹکانے والے اسلام کے ٹھیکیدار بھی امریکہ اور بھارتی ایجنسیوں کی پیداوار ہیں اور وہ اس جعلی جہاد اور پر تشدد اسلام کے ذریعے اصل جہاد اور اصل اسلام کو بدنام کر کے امریکی سازشوں کو کامیاب بنا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وسائل واسباب سے بھرپور پاکستان میں تباہ کن مہنگائی، غربت وافلاس، لوڈشیڈنگ اور کاروبار کی تباہی اور وطن عزیز کا قرضوں تلے دب جانے کی اصل وجہ پاکستانی حکام وافسران کی کرپشن لوٹ مار اور عیاشی ہے اور ان تمام پریشانیوں کا حل تحریک پاکستان کا مشہور نعرہ "پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ" اور عالمی تنظیم اہلسنت کا ماٹو "ہر دکھ کی دوا ہے نظام مصطفیٰ" میں پوشیدہ ہے۔ پیر محمد افضل قادری نے کہا کہ بہتر تو یہ ہے کہ پاکستانی حکمران اور سیاستدان اللہ تعالیٰ سے ڈر جائیں آخرت کے دردناک عذاب سے بچ جائیں اور اعلانیہ توبہ کریں اور اپنی اصلاح کریں امریکہ کی بندگی چھوڑ کر اللہ کے بندے بن جائیں لوٹی ہوئی دولت قوم کو واپس کریں اور رسول ﷺ اور خلفاء راشدین کے مثالی طریقے کے مطابق سادگی ودیانتداری اور عدل وانصاف کیساتھ حکومت کا نظام چلائیں اور پرویز مشرف سمیت تمام پہلے حکمرانوں کا بھی سخت ترین احتساب کریں بلکہ بہتر ہو گا کہ احتساب کیلئے اعلیٰ شہرت کے حامل ججوں پر مشتمل کمیشن مقرر کیا جائے اور اگر یہ حکمران وسیاستدان لوٹ کھسوٹ اور عیش وعشرت کی زندگی ترک کرنے اور عوام کے ساتھ عدل وانصاف کرنے کیلئے تیار نہیں تو پھر ان سے نجات حاصل کر کے اسلامی جمہوریہ پاکستان میں رسول اکرم ﷺ اور خلفاء راشدین کی طرز پر بوریہ نشینوں کی حکومت قائم کی جائے جس میں امیر المومنین ایک عام آدمی کی طرح زندگی بسر کرتا تھا اور خلیفہ رسول حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ہر بے روزگار محتاج کا گزارہ الاؤنس مقرر کیا ہوا تھا اور بچہ پیدا ہوتے ہی اس کا وظیفہ مقرر کر کے ماں باپ کو بچے کی معاشی فکر سے آزاد کردیا ہوا تھا اور یہ اعلان تھا کہ نیل کے کنارے کتا بھی بھوک سے مرجائے تو خلیفہ رسول ذمہ دار ٹھہریگا اور بڑے سے بڑا شخص بھی احتساب سے بچ نہیں سکتا تھا۔ پیر صاحب نے مزید کہا کہ ملکی سلامتی کیلئے ضروری ہے کہ پاکستان میں امریکہ کا دخل عمل مکمل طور پر بند کرایا جائے ہمارے حکمران امریکی جنگ کو کامیاب بنانے کیلئے اس سے خیرات مانگنے کے بجائے اس دشمن انسانیت ودشمن اسلام سے نجات حاصل کریں اور سادگی ومیانہ روی سے نظام مملکت چلائیں۔

نظام مصطفیٰ ٹرین مارچ کا راولپنڈی میں سید ضیاء الحق شاہ ڈاکٹر سرفراز سیفی کی نمائندگی اور مولانا سعید اختر مولانا شفیق الرحمن قاضی غلام کبریا حاجی اسلم جنجوعہ علامہ بابر قادری کی زیر قیادت احباب کی بڑی تعداد نے استقبال کیا، جہلم میں مفتی پاکستان حبیب اللہ نعیمی صاحبزادہ ندیم قادری مفتی محمود قادری مولانا محمد صغیر کی زیر قیادت سنی کارکنوں کی بڑی تعداد استقبال کیلئے موجود تھی، لالہ موسیٰ اسٹیشن پر قاضی امیر حسین کی نمائندگی اور مولانا غلام ربانی مولانا عبدالعزیز نقشبندی ڈاکٹر نور محمد دانش حاجی اقبال زرگر رفاقت سیالوی کی قیادت میں برادران اسلام نے شاندار استقبال کیا، گجرات اسٹیشن پر پیر قاضی محمود اعوانی شیخ الحدیث مفتی نور حسین علامہ ابوتراب بلوچ علامہ عظیم قادری مولانا خالد چشتی علامہ ساجد قادری علامہ راشد تنویر علامہ عبدالغفور گولڑوی علامہ نواز شریف مولانا مختار سعیدی کی زیر قیادت بہت بڑی تعداد نے خوش آمدید کہا، وزیر آباد میں مولانا شہزاد، مولانا سعید ارشد قاری حامد رضا اور اے ٹی آئی سمیت سنی تنظیموں کے رہنماؤں کی زیر قیادت مارچ کو ویلکم کیا گیا، گوجرانوالہ میں صاحبزادہ محمد داؤد رضوی ڈاکٹر عبدالرزاق کی زیر قیادت اور صاحبزادہ رفیق مجددی کی نمائندگی میں عوام نے شاندار استقبال کیا، لاہور اسٹیشن پر ڈاکٹر سرفراز نعیمی پیر مجسم بشیر اویسی سید شاہد حسین گردیزی علامہ نصر اللہ قادری سید عبدالغفار شاہ مولانا عبدالستار مولانا اسرار عباسی مولانا قاری مظفر مولانا عارف حاجی سعید زرگر اور جامعہ نعیمیہ جامعہ نظامیہ جامعہ جلالیہ کے اساتذہ کی زیر قیادت بہت بڑی تعداد نے ٹرین مارچ کا استقبال کیا۔

سوات: (رپورٹ) یہاں کئی علماء ومشائخ کو بے دردی سے شہید کردیا گیا ہے جبکہ پیر سمیع اللہ کو شہید کر کے درخت کیساتھ لٹکایا گیا اور کہا گیا کہ جو "الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ" پڑھے گا اسکا یہی حشر ہوگا بعد ازاں عوام نے پیر صاحب شہید کی تدفین کی تو قاتل وہابی بھیڑیوں نے پیر صاحب شہید کی لاش کو قبر سے نکال کر تین دن تک درخت سے لٹکائے رکھا۔ العیاذ باللہ من ذالک! اس صورتحال کی بنا کر کثیر تعداد میں سنی علماء ومشائخ نے ان علاقہ جات میں سے ہجرت شروع کردی ہے۔ اس موقع پر امیر عالمی تنظیم اہلسنت پیر محمد افضل قادری نے ہجرت کرنے والے علماء ومشائخ اور انکے اہل وعیال کی رہائش وطعام وعلاج وغیرہ کیلئے ابتدائی انتظامات کرنے کا اعلان کیا ہے جبکہ اس سے قبل بھی زلزلہ کشمیر میں 57 مدارس دینیہ اور زلزلہ بلوچستان میں 40 دینی مدارس کی مالی امداد کی جاچکی ہے اس سلسلے میں پیر صاحب مدظلہ کے قریبی ساتھی حاجی اسلم جنجوعہ کا رول بڑا اہم ہے۔ (باقی خبریں صفحہ 43 پر)

maarfat.com

47

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

انقلاب نظام مصطفیٰ ﷺ کا حقیقی علمبردار

اہل حق اور اہل جنت کا ترجمانہ

ماہنامہ

اردو، English

آوازِ اہلسنت

گجرات پاکستان

مقام اشاعت: "مرکز اہلسنت" نیک آباد (مراڑیاں شریف)، بائی پاس روڈ گجرات، پاکستان

بیادگار: آفتاب طریقت وشریعت، قطب الاولیاء خواجہ پیر محمد اسلم قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

زیرِ سرپرستی: پیشوائے اہل سنت، استاذ العلماء **پیر محمد افضل قادری** دامت برکاتہم العالیہ

سجادہ نشین خانقاہ قادریہ عالیہ، مرکزی امیر عالمی تنظیم اہل سنت، مہتمم: جامعہ قادریہ عالمیہ + شریعت کالج طالبات

چیف ایڈیٹر: صاحبزادہ پیر محمد عثمان علی قادری ☆ ایڈیٹر: صاحبزادہ محمد اسلم قادری

ایصالِ ثواب: مقربین بارگاہ خدا ودربار مصطفیٰ ﷺ، وجمیع اہل ایمان، جن میں شامل ہیں **صاحبزادہ قاری محمد علی قادری** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ادارتی کمیٹی: علامہ ابوالحسنین قادری، علامہ ضیاء اللہ قادری، قاری تنویر احمد، الحاج محمد سعید زرگر

قیمت 15 روپے، دفتر سے مستحقین فری حاصل کر سکتے ہیں!

سالانہ ممبر شپ حاصل کرنے کیلئے پاکستان سے 150 روپے، عرب ممالک سے 50 درہم، برطانیہ ویورپ سے 10 پونڈ، امریکی ریاستوں سے 20 ڈالر منی آرڈر کریں۔

ادارتی مشاورت: علامہ محمد ساجد القادری، علامہ محمد راشد تنویر قادری، علامہ محمد شاہد چشتی، فیاض احمد ہاشمی، پروفیسر بشیر احمد مرزا

قانونی مشاورت: میاں تنویر اشرف ایڈووکیٹ، چوہدری فاروق حیدر ایڈووکیٹ، چوہدری عثمان وڑائچ ایڈووکیٹ

سرکولیشن مینجر: محمد الیاس زکی، حافظ مشتاق، شبیر حسین ساہی، مصطفیٰ کمال، محمد اشرف **رابطہ برائے شکایات:** 0301-6244176

برائے رابطہ: دفتر ماہنامہ آوازِ اہل سنت، نیک آباد (مراڑیاں شریف) بائی پاس روڈ گجرات پاکستان

فون: 053-3521401-402 فیکس: 3511855 ای میل: Info@ahlesunnat.info

حمد باری تعالیٰ

حَسْبِیْ رَبِّیْ جَلَّ اللہ
مَا فِیْ قَلْبِیْ غَیْرَ اللہ
نُوْرِ مُحَمَّدْ صَلّٰی اللہ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ

اول آخر ہے اللہ
ظاہر و باطن ہے اللہ
حافظ و ناصر ہے اللہ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ

کون و مکاں میں ہے اللہ
دونوں جہان میں ہے اللہ
جسم میں جاں میں ہے اللہ
لا اِلٰہَ اِلَّا اللہ

کھل جائیں در جنت کے
دوزخ کی سب آگ بُجھے

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ

نعت رسول مقبول ﷺ

آقا تیری محفل کا ہے رنگ جداگانہ
ہم نے تو جسے دیکھا دیکھا تیرا دیوانہ

نظروں سے ملا نظریں بھر دے میرا پیمانہ
آباد خدا رکھے ساقی تیرا میخانہ

آتے ہیں شہنشاہ بھی کشکول لئے در پر
کس شان کا ہے تیرا دربار کریمانہ

جی چاہتا ہے ان کے قدموں سے لپٹ جاؤں
وہ دیکھ کے فرمائیں دیوانہ ہے دیوانہ

عظمت ہو بیاں کیسے دربار رسالت کی
جبریل بھی آتے ہیں در پہ غلامانہ

سرکار نیازیؔ کا دامان طلب بھر دو
حسنین کے صدقہ سے مایوس نہ لوٹانا

موجودہ صورتحال سے متعلق امیر عالمی تنظیم اہلسنت پیر محمد افضل قادری کی دارالخلافہ میں میڈیا سے کی گئی گفتگو سے اقتباس

============== **اداریہ** ==============

اس وقت وطن عزیز تاریخ کے خطرناک ترین دور سے گزر رہا ہے بددیانت اور بے رحم حکمرانوں کی کرپشن وعیاشی انتہاء کو پہنچ چکی ہے ملک بھاری قرضے تلے دب چکا ہے بیچاری عوام بھوک، افلاس اور تباہ کن مہنگائی کی چکی میں پس رہی ہے عدالتوں میں انصاف مفقود ہے کرپٹ حکمرانوں نے احتساب سے بچاو کیلئے عدلیہ کی آزادی سلب کی ہوئی ہے سیاست، تعلیم اور علاج معالجہ جیسے خدمت خلق کے کام کاروبار بن چکے ہیں ضمیر فروشوں نے بے پناہ قربانیوں کی بدولت حاصل کئے گئے وطن عزیز کو پھر سے بدترین دشمنوں کا غلام بنادیا ہے امریکہ سے رشوت کی بھیک مانگی جاتی ہے اور پھر اس کے عوض اصل دہشت گرد امریکہ کی جنگ لڑی جارہی ہے افواج پاکستان کو آزادی کشمیر کیلئے جہاد فی سبیل اللہ پر مامور کرنے کی بجائے اپنی عوام اور اپنی ہی بستیوں کی تباہی پر لگا دیا گیا ہے ظالم حکمرانوں نے صرف اسلامیان پاکستان کی دنیا کو شدید نقصان ہی نہیں پہنچایا بلکہ وہ مسلمانوں میں الحاد ولادینیت اور تباہ کن عریانی وفحاشی کی ترویج کرکے اُن کی آخرت بھی برباد کررہے ہیں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے صدر اور وزیراعظم اجنبی وغیر محرم عورتوں سے پنجے ملاتے پھرتے ہیں اور وزیر اطلاعات نے سر پر دوپٹہ کو حرام کرر کھا ہے اور اس طرح قوم کی بیٹیوں کو سرکاری سطح پر بے حیائی وبے راہ روی کی کھلی ترغیب دی جارہی ہے اور نواز شریف سمیت تمام سیاسی ومذہبی سیاستدانوں نے اسلام کا نام لینا بھی ترک کردیا ہے

ان تمام موذی امراض کا ایک ہی علاج ہے اور وہ ہے: ہر دکھ کی دوا ہے نظام مصطفیٰ۔
چنانچہ عالمی تنظیم اہلسنت نے 2009 کو انقلاب نظام مصطفیٰ کا سال منانے کا فیصلہ کیا ہے جس کا آغاز 16 فروری کو راولپنڈی تا لاہور ''نظام مصطفیٰ ٹرین مارچ'' چلا کر کیا جارہا ہے۔
اور انشاء اللہ اسکے بعد بھی اس سلسلہ میں مؤثر اقدامات اٹھائے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمارا حامی وناصر ہو!

پیر آف گولڑہ شریف پیر سید نصیر الدین نصیر کا انتقال پرملال!!!

مرحوم کے انتقال پر ہم گہرے دکھ اور انتہائی افسوس کا اظہار کرتے ہیں انکے وصال سے امت مسلمہ ایک بڑی علمی روحانی تبلیغی اور ادبی شخصیت سے محروم ہوگئی ہے آپ ایک عظیم روحانی پیشوا بلند پایہ عالم دین عظیم قاری اور نامور قادر الکلام شاعر ہونے کے علاوہ دیگر گوناں گوں خوبیوں کے مالک تھے اللہ تعالیٰ مرحوم کے خاندان اعزاء اقرباء اور مریدین وعقیدتمندوں کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کے درجات بلند [illegible] آمین [illegible] (ادارہ آواز اہلسنت)

marfat.com

درس قرآن

قرآن مجید کے غلط ترجمے

(نئی قسط)

استاذ العلماء پیر محمد افضل قادری مدظلہ

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

''لیغفرلک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر.''

حوالہ ''قرآن مجید'' پارہ 26، سورہ فتح، آیت: 02.

غلط ترجمے:

حکومت سعودیہ کے شائع کردہ ترجمہ قرآن میں نجدی عالم محمد جونا گڑھی ترجمہ کرتے ہیں:

''تاکہ جو کچھ تیرے گناہ آگے ہوئے اور جو پیچھے سب کو اللہ تعالیٰ معاف فرمائے۔''

جماعت اسلامی کے مودودی ترجمہ کرتے ہیں:

''تاکہ اللہ تمہاری اگلی پچھلی ہر کوتاہی سے درگزر فرمائے۔''

مدرسہ دیوبند کے شیخ الجامعہ اور اس فرقہ کے شیخ الہند محمود الحسن ترجمہ کرتے ہیں:

''تاکہ معاف کرے تجھ کو اللہ جو آگے ہو چکے تیرے گناہ اور جو پیچھے رہے۔''

دیوبندیوں کے اشرف تھانوی ترجمہ کرتے ہیں:

''تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کی سب اگلی پچھلی خطائیں معاف فرمادے۔''

غیر مقلدین وہابیہ نام نہاد اہل حدیثوں کے حافظ نذیر احمد دہلوی ترجمہ کرتے ہیں:

''اور خدا (اس کے صلے میں) تمہارے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کرے۔''

اسی فرقہ نام نہاد اہل حدیث کے علامہ وحید الزمان ترجمہ کرتے ہیں:

''اسلئے کہ اللہ تیرے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دے''

فرقہ وہابیہ کے فتح محمد جالندھری ترجمہ کرتے ہیں:

''تاکہ خدا تمہارے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دے''

یہ تمام تراجم نصوص قرآن و حدیث اور عصمت مصطفیٰ ﷺ کے قطعی عقیدے کے خلاف ہونے کی وجہ سے غلط ہیں اور ان میں بارگاہِ نبوی میں گستاخی کا ارتکاب کیا گیا ہے کیوں کہ اہلسنت کا اجماع ہے کہ تمام انبیاءِ عظام گناہوں سے معصوم ہیں اور حبیبِ خدا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ تو سید الانبیاء و امام المعصومین ہیں اور آپ ﷺ کی سیرت طیبہ بچپن سے وصال تک اعلیٰ ترین تقوی و طہارت سے معمور ہے اور آپ ﷺ سے زندگی بھر کوئی گناہ اور کوئی کوتاہی سرزد نہیں ہوئی۔

اور انشاء اللہ قیامت تک گستاخانہ مترجمین کے پیروکار امام المرسلین حضرت محمد رسول ﷺ کی زندگی بھر میں ایک گناہ اور ایک کوتاہی ثابت نہیں کر سکیں گے۔

وادعوا شھداء کم من دون اللہ ان کنتم صادقین!

marfat.com

شریعت میں گناہ کی تعریف:

یاد رہے کہ شریعت میں گناہ کی تعریف یہ ہے:
''کوئی شخص کسی عذرِ شرعی کے بغیر جان بوجھ کر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے۔''

عصمت مصطفی ﷺ پر مختصر دلائل

☆ قرآن مجید سورہ نجم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:
"ماضل صاحبکم وما غویٰ"
ترجمہ: تمہارے ساتھی (یعنی رسول ﷺ) کبھی گمراہ نہیں ہوئے اور نہ کبھی بہکے۔''

اس آیت میں ضل اور غوی ماضی مطلق کے صیغے ہیں اور ماضی مطلق، ماضی قریب و ماضی بعید دونوں کو شامل ہوتی ہے لہٰذا ثابت ہوا کہ نبی اکرم ﷺ سے زمانہ جاہلیت اور زمانہ اسلام میں کوئی صغیرہ و کبیرہ گناہ سرزد نہیں ہوا۔

☆ سورہ والضحیٰ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:
"ماودعک ربک وما قلی۔"
ترجمہ: ''آپ کے رب نے آپ کو نہیں چھوڑا اور نہ ہی کبھی ناراض ہوا۔''

یہ آیت بھی کس قدر روشن دلیل ہے کہ آپ ﷺ سے زندگی میں کوئی گناہ، کوئی غلطی، کوئی کوتاہی، کسی ناجائز کام چاہے خلاف اولیٰ کیوں نہ ہو، کا ارتکاب کبھی نہیں ہوا

☆ سورہ حج آیت: 67 میں ارشاد باری ہے:
"انک لعلی هدی مستقیم۔"
ترجمہ: ''بیشک آپ ہدایت مستقیم پر ثابت ہیں۔''

☆ اور سورہ یٰس کی ابتداء میں اللہ فرماتے ہیں:
"انک لمن المرسلین. علی صراط مستقیم."
ترجمہ: ''بیشک آپ صراط مستقیم پر بھیجے ہوئے ہیں''

ان آیات میں ''جملہ اسمیہ'' لایا گیا ہے جو کہ دوام و استمرار پر دلالت کرتا ہے جس کا معنیٰ یہ ہے کہ آپ ﷺ کا ہدایت اور صراط مستقیم پر ہونا ہر زمانہ میں ہے۔

☆ سورہ نجم آیت نمبر 3 و 4 میں ارشاد خداوندی ہے:
''وماینطق عن الهوی ان هوالا وحی یوحی''
ترجمہ: ''اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے۔ وہ تو نہیں مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے۔''

ان آیات کی رو سے بھی عصمت ثابت ہے کیوں کہ آپ ﷺ کی ہر بات آپ کا ہر ارشاد اللہ تعالیٰ کی وحی ہے اور وحی کیسے غلط ہو سکتی ہے؟

☆ نیز سورہ احزاب آیت 21 میں ارشاد باری ہے:
"لقد کان لکم فی رسول الله اسوة حسنة۔''
ترجمہ: ''بیشک تمہارے لئے رسول اللہ بہترین نمونہ ہیں۔'' لہٰذا یہ آیتِ مبارکہ بھی روشن دلیل ہے کہ آپ ﷺ کی ساری سیرت طیبہ رشد و ہدایت کا اعلیٰ نمونہ ہے اور آپ ﷺ کی سیرت طیبہ ہر قسم کے گناہوں و تقصیرات سے پاک ہے۔

یاد رہے کہ

''آپ ﷺ کی ساری سیرت مبارکہ کامل نمونہ اور قابل اتباع ہے'' کے تحت محدثین اور فقہاءِ اسلام نے یہ صراحت تو فرمائی ہے کہ آپ ﷺ کی سیرت طیبہ کے یہ حصے منسوخ ہیں (جیسے ابتداءِ اسلام میں دورانِ نماز سلام و کلام) یا سیرت طیبہ کے یہ حصے خاصہ ہیں (جیسے ایک وقت میں چار سے زیادہ نکاح) لہٰذا ان امور پر عمل نہ کیا جائے۔

لیکن قسم بخدا! آج تک کسی مفسر، کسی محدث، کسی فقیہ نے یہ نہیں کہا کہ سیرت طیبہ کا یہ حصہ گناہ یا کوتاہی ہے لہٰذا اس پر امت عمل نہ کرے کیوں کہ رب کعبہ کی قسم! آپ ﷺ کی سیرت طیبہ میں آج تک ایک گناہ یا تقصیر ثابت نہیں۔

ظالمو! هاتوا برهانکم ان کنتم صادقین!

marfat.com

☆ اور سورہ نساء آیت 80 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ.''

ترجمہ: ''اور جس نے رسول کی اطاعت کی پس تحقیق اس نے اللہ کی اطاعت کی۔''

اس آیت مبارکہ میں اطاعتِ رسول کو اطاعت خدا قرار دیا ہے جس کا معنیٰ یہ ہے کہ رسول ﷺ سے رشد وہدایت اور نیکی کے سوا کچھ سرزد نہیں ہو سکتا چونکہ قرآن مجید میں آپ ﷺ کی اطاعت مطلقہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت قرار دیا ہے لہٰذا رسول اللہ ﷺ کو گناہوں سے پاک ماننا لازم ہے کیوں کہ اگر رسول ﷺ گناہ کرینگے تو گناہ میں اُنکی اطاعت کیسے اطاعت اللہ بنے گی؟

☆ احادیث نبویہ سے بھی عقیدہ عصمت مصطفیٰ ثابت ہے اختصار کے پیش نظر صرف ایک حدیث نبویہ پیش کی جاتی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں جو بات بھی رسول اللہ ﷺ سے سنتا تو لکھ لیتا تاکہ میں اسے محفوظ کردوں تو مجھے قریش نے اس سے منع کیا اور کہا تو آپ ﷺ سے جو بھی سنتا ہے اسے لکھ لیتا ہے حالانکہ رسول اللہ انسان ہیں غصے اور رضا دونوں حالتوں میں کلام کرتے ہیں تو میں لکھنا چھوڑ دیا اور اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا تو آپ نے اپنے منہ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا:

"اکتب فوالذی نفسی بیدہ مایخرج منہ الا حق"

ترجمہ: ''تو لکھ قسم بخدا اس سے ماسوائے حق کے کچھ نہیں نکلتا۔''

حوالہ: ''صحیح سنن ابوداؤد'' کتاب العلم، جلد نمبر 2، صفحہ نمبر 157، حدیث نمبر 3161۔

حوالہ: ''مسند احمد'' مسند عبد اللہ بن عمرو العاص۔

حوالہ: ''سنن دارمی'' ابواب متفرقۃ فی صفات النبی ﷺ، 490۔

نیز عقل کی رو سے بھی نبی کا گناہوں سے معصوم ہونا ضروری ہے کیوں کہ اللہ تعالیٰ کی شایانِ شان نہیں کہ وہ ایک شخص کو گناہوں سے روکنے کیلئے بھیجے اور اس شخص (نبی) کو گناہوں سے پاک نہ رکھے اور ہمارے آقا ومولیٰ حضور اکرم ﷺ کے مقاصد بعثت میں سے ایک مقصد سورہ بقرہ آیت نمبر 29 کے مطابق ''ویزکیھم'' ہے۔ یعنی وہ انہیں گناہوں کی آلودگی سے ستھرا فرمائیں۔ تو کیسے ممکن ہے کہ آپ اپنے غلاموں کو تو گناہوں سے ستھرا فرمائیں اور خود گناہوں سے ستھرا نہ ہوں۔

یہ نظریہ کس قدر خطرناک ہے؟

دیوبندیوں کے حکیم الامت اشرف علی تھانوی نے یہاں آپ ﷺ کی خطاؤں کو معاف کرنے کا ترجمہ کیا ہے۔ جماعت اسلامی کے ابوالاعلیٰ مودودی نے ''سیرت نبوی'' میں لکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ نبی ﷺ سے دجال کی تفصیل بتانے میں غلطیاں ہوئیں (**العیاذباللہ من ذالک!**)۔ اور اسی طرح مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی ''ازالہ اوہام'' میں لکھا ہے کہ آپ ﷺ سے مسیح موعود، دجال اور دابۃ الارض کی حقیقت کو سمجھنے میں غلطی ہوئی (**العیاذباللہ من ذالک!**)۔ یہ نظریہ کس قدر خطرناک ہے اس کے نتیجے میں تو سارے کا سارہ دین مشکوک ہو جائیگا کیوں کہ جو شخص اس گستاخانہ نظریہ کو مان لے گا کہ آپ ﷺ سے خطائیں اور غلطیاں ہوئیں تو اس کے ذہن میں ضرور آئیگا کہ آپ ﷺ کے بتائے ہوئے عقائد اسلامیہ شان توحید ورسالت، ملائکہ، جنت ودوزخ وغیرہ اور عبادات ومعاملات کی تفصیلات حتیٰ کہ وحی کے وصول کرنے اور پہنچانے میں بھی آپ ﷺ سے غلطیاں ہوئی ہونگی۔ نیز یہ کہ محدثین اُس حدیث کو ضعیف قرار دیتے

ہیں جس کے راوی سے کسی وجہ سے (مثلاً ضعفِ حافظہ وغیرہ) کبھی روایت میں غلطی ہو جائے، تو کیسے ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو نبوت و رسالت کے اعلیٰ منصب پر فائز فرمائے اور اسے حامل وحی اور شارع اسلام جیسی بے شمار عظیم الشان ذمہ داریاں عطا فرمائے اور پھر ایسی عظیم المرتبت شخصیت سے غلطیاں ہوں؟

یا یوں سمجھئے کہ غلطیاں کرنے والا شخص راوی نہیں ہو سکتا تو وہ نبی کیسے ہو سکتا ہے؟

لہٰذا مسلمانوں کے ایمان کی سلامتی اسی میں ہے کہ مسلمان اپنے اسلاف کے اسی عقیدہ پر پختہ رہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ گناہوں، تقصیرات، غلطیوں اور خطاؤں سے پاک ہیں اور ان کی ساری سیرت طیبہ حق ہے اور امت کیلئے مینارۂ نور ہے یہی عقیدہ قرآن و سنت اور صحابہ کبار رضوان اللہ علیہم سے ثابت ہے، حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے بارگاہ نبوی میں کیا خوب عرض کیا ۔

خلقت مبرأمن کل عیب
کانک قد خلقت کما تشاء

ترجمہ: آپ (اے نبی ﷺ) ہر عیب سے پاک پیدا کئے گئے گویا کہ آپ اس طرح پیدا کئے گئے جیسا کہ آپ ﷺ چاہتے تھے۔

لہٰذا ''لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تأخر'' اور ''واستغفر لذنبک وللمؤمنین والمؤمنات'' وغیرہا سے مراد آپ ﷺ کی امت کے گناہ ہیں۔

کیوں کہ عرفِ عام میں قوم کے گناہوں کو سردار کی طرف منسوب کیا جاتا ہے، مقدمہ کو وکیل کا مقدمہ کہا جاتا ہے اور جب کوئی سردار اپنی قوم کی غلطی کی معافی مانگے اور اسے معافی مل جائے تو معافی دینے والا شخص، سردار سے کہتا ہے ''میں نے تمہارا قصور معاف کیا''

حالانکہ اس نے سردار کی قوم یا کسی فرد کا قصور معاف کیا ہوتا ہے۔ چنانچہ عظیم مفسر فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ اسی جگہ فرماتے ہیں:

''المراد ذنب المؤمنین.''

ترجمہ: ''اس سے مراد مؤمنین کے گناہ ہیں۔''

اور حضرت علامہ صاوی رحمۃ اللہ علیہ حاشیہ جلالین میں فرماتے ہیں:

''بان المراد ذنب المؤمنین.''

ترجمہ: ''اس سے مراد آپ کی امت کے گناہ ہیں''

لهذا درست ترجمه یه هے:

''تاکہ اللہ تعالیٰ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں اور تمہارے پچھلوں کے۔''

(ترجمۂ کنزالایمان: امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

اور سورہ محمد کی آیت 12 ''واستغفر لذنبک وللمؤمنین والمؤمنات'' اصحیح ترین ترجمہ ہے:

''اے محبوب! اپنے خاصوں اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو۔''

(ترجمۂ کنزالایمان: امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

اس آیت میں امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ العزیز نے ''ذنب'' کا معنیٰ ''خاصوں'' کیا ہے جس پر نورِ علم سے محروم کچھ لوگوں نے اعتراضات اٹھائے ہیں حالانکہ لغتِ عرب میں ''ذنب'' کا ایک معنیٰ ''اتباع کاملہ'' کا بھی ہے (دیکھئے لسان العرب اور دیگر کتبِ لغات) اور آیت میں ''ذنب'' مصدر مبنی للفاعل ہے جس کا معنی اعلیٰ درجہ کا پیروکار ہے اور معنیٰ یہ ہے کہ۔

''آپ اپنے اعلیٰ درجہ کے پیروکاروں اور عام مؤمنین و مؤمنات کیلئے طلب بخشش فرمائیں۔''

---

marfat.com

درس حدیث
مجدد اور تجدید دین حدیث رسول کی روشنی میں

پیشکش: محترمہ ریحانہ کوثر قادری مدظلہا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صحاح ستہ میں سے سنن ابو داؤد کی کتاب الملاحم باب مایذ کر من قرن المائۃ میں حدیث مبارک ہے:

"اِنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ عَلٰی رَاْسِ کُلِّ مِاَۃٍ مَنْ یُّجَدِّدُ لھا دینھا."

ترجمہ: "بیشک اللہ تعالیٰ اس امت کیلئے ہر صدی کے سرے پر ایسا شخص پیدا کریگا جو اس امت کیلئے دین کی تجدید کریگا"

اس حدیث مبارک کا چودہویں صدی ہجری اور بیسویں صدی عیسوی میں مصداق بننے والی شخصیت امام الشاہ احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ ہیں جنھوں نے ایسی بے مثال دینی، علمی اور ملی خدمات جلیلہ انجام دیں کہ نہ صرف اس زمانے کے لوگ بلکہ قیامت تک آنے والی نسلیں بھی آپ کی بے مثل تصانیف و فتاویٰ سے مستفید ہوتی رہیں گی یہی وجہ ہے کہ برصغیر پاک و ہند اور عرب ممالک سمیت پوری دنیا اسلام کے معتمد علماء و مشائخ نے آپ کی اعلیٰ ترین دینی و ملی خدمات کا اعتراف کرکے آپ کو چودھویں صدی کا مجدد قرار دیا ہے

آپ ۱۰ شوال ۱۲۷۲ھ / 14 جون 1857ء کو بریلی کے ایک عظیم علمی گھرانہ میں پیدا ہوئے۔ آپکے والد مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے دادا جان مولانا رضا علی خان رحمۃ اللہ علیہ متبحر عالم دین تھے جنھوں نے بالترتیب آپ کا نام "محمد" اور "احمد رضا" تجویز کیا۔

آپ نے چار سال کی عمر میں ناظرہ قرآن پاک کی تعلیم مکمل کرلی۔ بچپن ہی سے تائید ایزدی کی علامتیں ظاہر ہونے لگیں۔ جن میں سے ایک علامت یہ تھی کہ بچپن میں بھی آپ کی زبان سے کبھی کوئی غلط کلمہ نہیں نکلا ایک بار آپ کے استاذ نے قرآن میں پرنٹنگ کی غلطی کی وجہ سے آپ کو ایک لفظ غلط حرکت کے ساتھ پڑھانے کی باربار کوشش کی تو آپ استاذ کے اصرار کے باوجود صحیح حرکت کے ساتھ ادا فرماتے۔ آخر کار آپکے دادا جان حضرت مولانا رضا علی خاں رحمۃ اللہ علیہ کو جب استاذ شاگرد کے اختلاف پر مطلع کیا گیا تو آپ نے قرآن پاک کا دوسرا نسخہ منگوایا تو اس میں وہی حرکت تھی جسے امام احمد رضا ادا کرنے پر مصر تھے۔

ناظرہ قرآن پاک کی تعلیم کے بعد آپ نے اپنے والد گرامی سے علوم دینیہ کی تحصیل کا کام شروع کیا۔ آپ کی ذہانت کا یہ عالم تھا کہ کتاب کا صرف دیباچہ استاذ سے پڑھتے تھے اور باقی کتاب پڑھنے کی ضرورت محسوس نہیں کرتے تھے۔ اپنے والد گرامی کے علاوہ آپ نے حضرت مولانا عبد العلی رامپوری، حضرت مولانا غلام قادر بیگ بریلوی اور مولانا علامہ ابوالحسین احمد نوری سے بھی اکتساب علم کیا۔ ابھی آپ کی عمر تیرہ برس، دس ماہ اور چار دن تھی کہ آپ نے رضاعت کے ایک پیچیدہ مسئلہ پر فتویٰ لکھا جسے آپکے والد گرامی نے بہت پسند کیا اور فتویٰ کا قلمدان اس روز سے آپ کے سپرد کردیا۔ آپکی عمر ابھی چودہ سال تھی کہ آپ تمام علوم عقلیہ ونقلیہ کی تعلیم سے فارغ التحصیل ہوگئے۔

آپ کے حفظ قرآن کے واقعہ سے پتہ چلتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو کس قدر قوت حافظہ عطا فرمائی تھی واقعہ یوں ہے کہ ایک بار کسی عقیدت مند نے آپ کے نام کے ساتھ حافظ لکھ دیا تو آپ نے حفظ قرآن کا عزم فرمالیا۔ چنانچہ رمضان المبارک میں دیگر تمام تر معروفیات مثلاً فتویٰ تدریس اور اذکار وغیرہ کے ساتھ ساتھ روزانہ ایک پارہ حفظ کرکے رات کو نماز تراویح میں سناتے اور اس طرح آخر رمضان تک پورا قرآن پاک حفظ کرلیا۔

marfat.com

آپ نے جس طرح فتویٰ نویسی کا سلسلہ طالب علمی کے زمانہ میں شروع کر دیا تھا اسی طرح تقریر اور تصنیف کا سلسلہ بھی ابتدائی ایام میں شروع کر دیا تھا۔ آپنے پہلی تقریر چھ سال کی عمر میں میلاد شریف کے عنوان پر کی اور آٹھ برس کی عمر میں پہلی تصنیف ہدایۃ النحو کا عربی زبان میں حاشیہ تحریر فرمایا۔

آپ کو خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے پچاس سے زیادہ علوم و فنون میں مہارت تامہ حاصل تھی۔ ایک بار علی گڑھ یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر سر ضیاء الدین علم ریاضی کے ایک مسئلہ کے حل کے لیے سخت پریشان تھے اور یورپ جانے کا ارادہ رکھتے تھے تاکہ وہاں کسی ماہر ریاضی سے یہ عقدہ حل کرایا جائے تو کسی نے مشورہ دیا کہ آپ یورپ جانے کی بجائے بریلی شریف جائیں وہاں ایک ایسے عالم دین ہیں جن کو علم لدنی بھی حاصل ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر سر ضیاء الدین سید سلیمان شریف کے ہمراہ بریلی شریف حاضر ہوئے اور نماز عصر کے بعد اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے مختصر ملاقات کی تو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے چند لمحات میں وہ پیچیدہ مسئلہ حل کر دیا۔ ڈاکٹر صاحب نہ صرف آپ کے علم کے معترف اور مداح ہوئے بلکہ اس روز سے داڑھی منڈوانا چھوڑ دی اور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی روحانی توجہ سے ڈاکٹر موصوف صوفی باصفا بن گئے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو خدا تعالیٰ نے دیگر علوم کے ساتھ ساتھ علم ہیئت و نجوم میں بھی مہارت کاملہ عطا فرمائی تھی۔ 1919ء کا واقعہ ہے کہ امریکہ کے ایک سائنس دان البرٹ نے پیش گوئی کی کہ 17 ستمبر 1919ء کو سورج میں سوراخ ہو جانے کی وجہ سے زمین پر زلزلے برپا ہوں گے اور کئی ممالک تباہ ہو جائیں گے۔ اس خبر کے چھپ جانے کے بعد دنیا میں خوف و ہراس پیدا ہوا تو اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اخبارات میں یہ خبر چھپوائی کہ 17 ستمبر کو نہ سورج میں سوراخ ہو گا اور نہ ہی زمین میں کسی جگہ کوئی زلزلہ برپا ہو گا چنانچہ 17 ستمبر کو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی پیش گوئی سچ ثابت ہوئی اور امریکی منجم البرٹ کی پیش گوئی غلط نکلی۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ایک ہزار سے زیادہ کتب تصنیف فرمائیں جن میں ہر لحاظ سے مسلمانوں کی علمی، دینی، روحانی و سیاسی رہنمائی فرمائی۔ ان تصانیف میں سے فتاویٰ رضویہ اور ترجمہ قرآن مجید کنزالایمان کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔

فتاویٰ رضویہ 33 جلدوں پر مشتمل ہے۔ کلامی اور فقہی مسائل میں دنیا بھر میں اسکی نظیر نہیں ملتی ہے شاعر مشرق علامہ اقبال آپکے فتاویٰ کو دیکھ کر یوں مداح ہوئے اور فرمایا:

"مولانا احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نہایت ذہین اور باریک بین عالم دین تھے اور فقہی بصیرت میں آپ کو بہت کمال حاصل تھا۔ ان کے فتاویٰ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ وہ کس قدر اجتہادی صلاحیتوں سے بہرہ ور اور برصغیر کے نابغہ روزگار تھے۔ ہندوستان کے دور متاخرین میں ان کا سا طباع اور ذہین فقیہ بمشکل نظر آئے گا۔"

نزہۃ الخاطر میں مولانا ابوالحسن ندوی کا قول ہے کہ

"فقہ حنفی اور اسکے تفصیلی مسائل کے جاننے میں مولانا احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی مثال نہیں ملتی۔ اس پر انکے فتاویٰ اور کتاب کفل الفقیہ ہی کافی دلیل ہے پھر ندوی صاحب کہتے ہیں کہ حرمین شریفین کے علماء کے استفتاء پر مولانا احمد رضا بریلوی نے بغیر کسی تیاری کے ایسا علمی و تحقیقی جواب دیا کہ علماء حرمین مولانا کی علمی گہرائی وسعت مطالعہ اور تحریر کی تیز رفتاری اور ذہانت سے بہت متعجب ہوئے۔"

شیخ سید اسمٰعیل نگرزمن کتب خانہ مکہ مکرمہ نے آپ کے فتاویٰ کے بارے میں کہا تھا کہ "اگر ان فتاویٰ کو امام ابو حنیفہ دیکھتے تو ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتیں اور وہ مولانا احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے خاص احباب میں شامل کر لیتے پھر لکھتے ہیں قسم بخدا اگر مولانا احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں کہا جائے کہ وہ اس صدی کے مجدد ہیں تو یہ بات سچ اور حق ہو گی۔"

ابوالاعلیٰ مودودی بانی جماعت اسلامی نے مولانا علامہ عبدالنبی کوکب رحمۃ اللہ علیہ کی فرمائش پر امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں اپنے تاثرات یوں بیان کئے:

"میرے دل میں مولانا احمد رضا خاں بریلوی کے علم و

marfat.com

فضل کا بے حد احترام ہے جو علمی گہرائی انکے ہاں ملتی ہے وہ بہت کم علماء میں پائی جاتی ہے اور عشق خدا اور رسول تو انکی سطر سطر سے پھوٹا پڑتا ہے''

امام رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ چونکہ متعدد زبانوں کے ماہر اور قادر الکلام عظیم شاعر بھی تھے لہٰذا ہندوستان اور دوسرے ممالک عرب و عجم سے آپ کے پاس مختلف زبانوں میں سوالات آتے تو آپ ہر سوال کا جواب اسی زبان میں لکھواتے اور اگر کوئی نظم میں سوال بھیجتا تو نظم میں جواب لکھواتے۔ آپ کے پاس فتاویٰ کا بہت ہجوم رہتا تھا آپ اپنی اعلیٰ قوت حافظہ کی بنا پر ایک وقت میں سات سات منشیوں کو مختلف فتاویٰ املاء کرواتے تھے۔

آپ کی دینی خدمات میں سے ایک اہم خدمت صحیح ترین ترجمہ قرآن ''کنز الایمان'' ہے۔ جسے الازہر یونیورسٹی سمیت دنیا اسلام اردو زبان میں قرآن کا بہترین اور درست ترجمہ قرار دیتی ہے۔ یہ ترجمہ قرآن مجید کنز الایمان آپ نے 1911ء میں بغیر کسی پیشگی تیاری کے املاء کرایا تھا۔ آپکے شاگرد رشید صدر الشریعہ حضرت مولانا امجد علی صاحب نے آپ سے ترجمہ قرآن لکھنے کی درخواست کی تو اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ نے فرمایا میرے پاس کوئی فارغ وقت نہیں ہے۔ البتہ آپ دوپہر کو قیلولہ کے وقت آجایا کریں۔ میں ترجمہ لکھوادیا کروں گا چنانچہ مولانا امجد علی قیلولہ کے وقت حاضر ہوتے تو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فی البدیہ ترجمہ لکھواتے۔ یہ ترجمہ فی البدیہ ہونے کے باوجود تفاسیر معتبرہ کے عین مطابق ہے۔ جس سے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے وسعت مطالعہ اور بے مثل قوت حافظہ کا پتہ چلتا ہے۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے پہلے بھی برصغیر میں بعض علماء نے قرآن مجید کے ترجمے لکھے اور آپکے بعد میں بھی کثیر تعداد میں تراجم قرآن مجید لکھے گئے۔ لیکن جو علمی، ادبی اور لغوی خوبیاں کنز الایمان کو حاصل ہیں کسی اور ترجمہ کو حاصل نہیں۔ ترجمہ کنز الایمان ان خوبیوں کے ساتھ ساتھ روح قرآن اور عربیت کے بھی قریب ہے۔ اور ایک شاندار خوبی یہ بھی ہے کہ یہ ترجمہ لفظی ہونے کے ساتھ ساتھ بامحاورہ بھی ہے۔ اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمہ کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ آپ نے ترجمہ قرآن کرتے ہوئے مختلف المعانی عربی الفاظ کا ایسا معنیٰ انتخاب کیا ہے جو کہ خدا تعالیٰ اور اسکے رسول ﷺ کے ادب واحترام پر مبنی ہوتا ہے جبکہ اکثر تراجم میں عقیدہ تنزیہ باری تعالیٰ (یعنی اللہ تعالیٰ کا ہر عیب سے پاک ہونا) اللہ تعالیٰ کے علم ازلی، عصمت انبیاء، شفاعت رسول جیسے متعدد عقائد اسلامیہ کی نفی کی گئی ہے اور متعدد مقامات پر ادب بارگاہ الوہیت وادب بارگاہ رسالت کا خیال نہیں رکھا! العیاذ باللہ! اس تفصیل کیلئے دیکھئے ہماری تصنیف ''قرآن مجید کے غلط ترجمے''

دنیائے اسلام کی یہ عظیم ہستی ۲۵ صفر المظفر ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء بروز جمعۃ المبارک اذانِ جمعہ کے دوران خالق حقیقی سے جاملی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون!

حضرت دیوان سید آل رسول سجادہ نشین درگاہ عالیہ اجمیر شریف کے ماموں حضرت قبلہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ ایک شامی بزرگ ٹھیک اسی تاریخ بیت المقدس میں خواب دیکھ رہے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ تشریف فرما ہیں، حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم حاضر دربار ہیں مجلس پر سکوت طاری ہے ایسا معلوم ہو رہا ہے کہ کسی آنے والے کا انتظار ہے وہ شامی بزرگ بارگاہ رسالت میں عرض کرتے ہیں:

میرے ماں باپ آپ پر قربان کس کا انتظار ہے؟

سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''احمد رضا کا انتظار ہے''

انہوں نے عرض کی احمد رضا کون ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''ہندوستان مین بریلی کے باشندے ہیں'' بیداری کے بعد پتہ چلا کہ اعلیٰ حضرت احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ ہندوستان کے بڑے ہی جلیل القدر عالم ہیں اور اب تک بقید حیات ہیں۔ پھر تو وہ شوق ملاقات میں ہندوستان کی طرف چل پڑے بریلی پہنچے تو انہیں بتایا گیا کہ آپ جس محبِ رسول کی ملاقات کو تشریف لائے ہیں وہ ۲۵ صفر ۱۳۴۰ھ کو اس دار فانی سے رخصت ہو چکے ہیں۔

57

قرآن وسنت کی روشنی میں سوالوں کے مدلل جوابات پر مشتمل

دارالافتاء اہلسنت

صاحبزادہ پیر محمد عثمان علی قادری

سوال:

اسلام میں سب سے پہلی مردم شماری کس نے کرائی؟ سہیل اسلم، مسلم آباد گجرات

جواب:

ہجرت کے ابتدائی سالوں میں رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کی تعداد معلوم کرنے کیلئے ان کی گنتی کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ صحیح مسلم جلد اول صفحہ نمبر 84 پر ہے:

ترجمہ: ''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ گنتی کرو کہ کتنے لوگ کلمہ اسلام پڑھتے ہیں؟

حضرت حذیفہ نے کہا کہ پھر ہم لوگوں نے (گنتی کرکے) عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ کیا آپ ہمارے بارے میں خوف رکھتے ہیں؟ حالانکہ ہم لوگ چھ سو اور سات سو کے درمیان ہیں۔ الخ''

سوال:

وحی کے متعلق معلومات درکار ہیں، رہنمائی فرما کر شکریہ کا موقع دیں؟ ڈاکٹر ندیم راولپنڈی، شبیر حسین ساہی

جواب:

عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری جلد: 1، صفحہ نمبر 18 پر وحی کی تعریف یوں کی گئی ہے:

ترجمہ: ''وحی اللہ تعالیٰ کا وہ کلام ہے جو اس کے نبیوں میں سے کسی نبی پر اتارا گیا ہو۔''

جبکہ قرآن مجید سورہ نساء آیت نمبر 63 میں ہے:

''انا اوحینا الیک کما اوحینا الی نوح والنبیین من بعدہ.''

ترجمہ: ''بیشک ہم نے آپ ﷺ کی طرف وحی بھیجی، جیسے ہم نے نوح اور انکے بعد دوسرے پیغمبروں کی طرف وحی بھیجی۔''

وحی نبوت کی چار قسمیں ہیں:

1۔ اللہ تعالیٰ کوئی بات اپنے پیغمبر کے دل میں ڈالتے ہیں اور یہ بات بھی پہنچا دی جاتی ہے کہ یہ من جانب اللہ ہے۔ یہ وحی قلبی ہے۔ مثلاً قرآن مجید میں ہے:

ترجمہ: ''تاکہ آپ، لوگوں کے درمیان اس چیز کیساتھ فیصلہ کریں جو اللہ نے آپ کو سمجھادی۔''(1)

2۔ اللہ تعالیٰ اپنا پیغام فرشتے کے ذریعے اپنے نبی تک پہنچاتے ہیں، اسے وحی ملکی کہتے ہیں۔ قرآن مجید (2) میں ہے:

ترجمہ: ''قرآن کو لیکر روح الامین نازل ہوئے''

3۔ اللہ تعالیٰ اپنے رسول پر غیب والی چیزیں منکشف فرمادیتے ہیں، اور نبی ﷺ ان چیزوں کا اپنے ظاہرہ حواس کیساتھ مشاہدہ فرماتے ہیں، یہ وحی کشفی ہے۔ جیسے قرآن

حوالہ 1: ''قرآن مجید'' پارہ نمبر 5، سورہ نساء آیت نمبر 105

حوالہ 2: ''قرآن مجید'' پارہ نمبر 19، سورہ شعرا، آیت نمبر 192

marfat.com

مجید پارہ نمبر 7، سورہ انعام آیت 75 میں ہے:

ترجمہ: ''اور یوں ہی ہم دکھاتے تھے ابراہیم کو آسمانوں اور زمین کی بادشاہی''۔

4۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبی کو بلاواسطہ اپنے کلام سے مشرف فرماتے ہیں۔ یہ وحی وحی کلامی کہلاتی ہے۔ قرآن مجید سورہ نساء، آیت نمبر 164 میں ہے:

''وكلم الله موسىٰ تكليما.''

ترجمہ: ''اور اللہ نے موسیٰ (علیہ السلام) سے کلام فرمایا''۔

سوال:

اجتہاد کا معنی کیا ہے؟ مجتہد کی تعریف اور اس کیلئے شرائط کیا ہیں؟ ڈاکٹر اطہر من اللہ، لندن

جواب:

اجتہاد یہ ہے کہ ماہر فقہ کا شرعی حکم معلوم کرنے کیلئے اپنا سارا علمی زور لگا دینا۔

قرآن و سنت میں سے اجتہاد کا ایک ماخذ سنن ابوداؤد، مسند احمد اور سنن دارمی کی یہ حدیث ہے:

''اَجْتَهِدُ رَاْيِىْ وَلَا آلُوْ.'' (3)

ترجمہ: (حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے یمن جاتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے سوال پر عرض کیا) میں اجتہاد و استنباط کرونگا اور کوتاہی نہیں کرونگا۔''(4)

مجتہد کا لغوی معنی ہے ''اجتہاد کرنے والا'' اور شرعی معنی جسے علامہ علی قاری مکی رحمۃ اللہ اور علماء اسلام نے بیان فرمایا ہے کہ ''مجتہد وہ ہے جو قرآن مجید، اسکے معانی کی مختلف وجوہ، سنت کو مع اسکی سند و متن اور باعتبار وجوہ معانی، اور آثار صحابہ کو تفصیل کیساتھ اور کن مسئلہ پر صحابہ و سلف کا اجماع ہوا ہے اور کن مسائل میں صحابہ و سلف میں اختلاف ہوا ہے اور قیاس مع اسکی شرائط و اقسام و احکام اور عرف کی تفصیلات کو مکمل طور پر اور وسیع نظری اور مہارت کیساتھ جانتا ہو۔''

جبکہ فتاویٰ شامی، بحر الرائق اور دیگر کتب اسلامیہ میں مجتہد کی شرائط یہ بیان ہوئی ہیں:

1: صحیح العقیدہ مسلمان ہو۔ 2: بالغ ہو۔ 3: عاقل ہو۔ 4: فقیہ النفس ہو۔ یعنی طبعاً اعلیٰ درجہ کا ذکی، اچھے حافظے والا، صاحب ذہانت، صاحب فراست اور معاملہ فہم ہو۔ 5: لغت عربی کا ماہر ہو۔ 6: علم صرف و اشتقاق کا عالم ہو۔ 7: نحو کا ماہر ہو۔ 8: ماہر علم معانی ہو۔ 9: علم بیان و بدیع میں مہارت رکھتا ہو۔ 10: کتاب و سنت اور اجماع سے مسائل استنباط کرنے کے اصول اور قیاس و اجتہاد کے اقسام و شرائط و احکام میں ماہرانہ دسترس رکھتا ہو۔ 11: قرآن مجید خصوصاً آیات احکام اور ان سے متعلقہ تمام لغوی و شرعی علوم پر نظر رکھتا ہو۔ 12: احادیث سنن کا مع الفاظ، اسانید، جرح و تعدیل، صحت و ضعف، ناسخ و منسوخ کا ماہر ہو۔ 13: اجماع اور مسائل اجماع و غیر اجماعی مسائل اور اجماع کی اقسام و احکام کا ماہرانہ علم رکھتا ہو۔ 14: گذشتہ زمانوں بالخصوص زمانۂ خیر القرون اور اپنے زمانہ کے لوگوں کے عرف و عادات سے واقف ہو۔

یاد رکھیں! اجتہاد صرف ان مسائل میں ہوتا ہے جنہیں مشکل و پیچیدہ ہونے کی وجہ سے قرآن و سنت سے سمجھنا سخت دشوار ہو لیکن وہ مسائل جو صاف، آسان اور متعین ہیں اور انہیں مجتہد و غیر مجتہد بغیر کسی مشکل کے معلوم کر سکتا ہے: جیسے نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج کی فرضیت یا جھوٹ، چوری، شراب، زنا اور خنزیر کی حرمت تو ان جیسے مسائل میں اجتہاد نہیں ہوتا۔

حوالہ3 ''سنن ابو داؤد'' کتاب الاقضیہ، باب اجتہاد الرأی فی القضا، حدیث نمبر 3119۔
حوالہ4 ''مسند احمد'' کتاب مسند الانصار، باب حدیث معاذ بن جبل، حدیث نمبر 21000۔
حوالہ5 ''سنن دارمی'' جلد نمبر 1، صفحہ نمبر 55، طبع ملتان [illegible]

marfat.com

میلاد شریف کی برکات اور اعتراضات کے جوابات

پیشوائے اہلسنت
پیر محمد افضل قادری مدظلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

''میلاد'' کا معنیٰ ہے: ولادت کا وقت یا عظیم الشان ولادت۔'' مولد کا معنیٰ بھی ولادت کا وقت ہے۔

اہل اسلام کے عرف میں میلاد یا مولد سے مراد سید الانبیاء حضرت محمد ﷺ کی ولادت باسعادت ہے۔ اور محفل میلاد یا جلسہ میلاد یا میلاد کانفرنس سے مراد ایسا روح پرور اجتماع ہے جس میں سرکارِ مدینہ حضرت محمد ﷺ کی ولادت طیبہ کے زمانے میں ظاہر ہونے والے عجیب وغریب واقعات کا تذکرہ کرکے برکات حاصل کی جائیں۔

ذکرولادتِ نبی اللہ تعالیٰ کی سنت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ مریم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور سورہ قصص میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ولادت اور ولادت کے وقت ان انبیاء عظام کی ظاہر ہونے والی عظمتوں اور شانوں کا ذکر کیا ہے۔ اس طرح سنت رسول، سنت صحابہ واہل بیت اور سنت سلف صالحین سے بھی ذکر میلاد ثابت ہے۔ اور محدثین نے تو کتب احادیث میں مولد النبی ﷺ کے عنوان سے ابواب باندھے ہیں

میلاد شریف کے بے شمار فائدے اور برکات ہیں۔ جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

☆1۔ ذکرانبیاء سے ایمان مضبوط ہوتا ہے اور قلب میں ثبات پیدا ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں ہے:

''وکلا نقص علیک من انباء الرسل ما نثبت به فوادک۔''

ترجمہ: ''اور یہ سب کچھ انبیاء کی خبریں ہم آپ پر بیان کرتے ہیں جن کے سبب ہم آپ کے دل کو مضبوط کرتے ہیں۔''

حوالہ ''قرآن مجید'' پارہ: 12، سورہ ہود، آیت: 120.

توحید اور تمام عقائد اسلامیہ دعوے ہیں۔ اور حضرت محمد ﷺ ان پر دلیل ہیں۔ دلیل ثابت ہونے سے دعویٰ ثابت ہوتا ہے، اسلئے حضور ﷺ کے فضائل وکمالات کی بڑی اہمیت ہے، میلاد میں حضور کے کمالات و معجزات کا تذکرہ کرکے ایمان کو مضبوط کیا جاتا ہے۔

☆2۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''قل بفضل الله و برحمته فبذالک فليفرحوا هو خير مما يجمعون.''

ترجمہ: ''آپ فرمادیں اللہ تعالیٰ کے فضل ورحمت کے ساتھ پس اسی پر وہ (اہل ایمان) خوش ہوں۔ یہ خوشی اس (دولت) سے بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں۔''

حوالہ: ''قرآن مجید'' پارہ: 11، سورہ یونس، آیت: 58.

اس آیت میں اللہ کے فضل ورحمت پر خوشی منانے کا حکم دیا گیا ہے۔ حضور ﷺ جو اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی رحمت وفضل عظیم ہیں آپکی آمد کی خوشی میں جشن

marfat.com

منانااس آیت مبارکہ کی تعمیل ہے اور شاندار نیکی ہے.
بخاری شریف میں ہے:
''(حضرت ثویبیہ کو ابولہب نے نبی ﷺ کی ولادت کی خوشی میں آزاد کردیا تھا) جب ابولہب فوت ہوا تو اُسے گھر کے ایک فرد (حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے خواب میں دیکھا تو پوچھا: تم کس طرح ہو۔ ابولہب نے جواب دیا: میں نے تمہاری جدائی کے بعد کوئی بھلائی نہیں دیکھی، سوائے اس کے کہ مجھے ثویبیہ کو آزاد کرنے کی وجہ سے مشروب پلایا جاتا ہے۔''
حوالہ ''صحیح بخاری شریف'' کتاب النکاح، باب وامہاتکم اللاتی ارضعناکم الخ، حدیث: 4711.
شیخ محقق شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہا فرماتے ہیں:
''اس واقعہ میں میلاد منانے والوں کیلئے اور جو رسول ﷺ کی ولادت کی شب مسرور ہوتے ہیں اور اپنی دولت خرچ کرتے ہیں، ان کیلئے سند ہے۔ ابولہب کافر تھا، اسکی مذمت میں قرآن نازل ہوا، جب اس نے نبی ﷺ کی ولادت پر خوشی کا اظہار کیا (باندی آزاد کی) تو اسے بھی جزاء دی گئی، تو ایک مسلمان جس کا دل محبت نبی سے بھرا ہوا ہے اگر نبی ﷺ کی خوشی منائے اور دولت خرچ کرے تو اُس کا کیا حال ہوگا۔'' حوالہ: مدارج النبوۃ.
☆3۔ ارشادباری تعالیٰ ہے:
''انا ارسلنک شاھداً ومبشر ونذیرا، لتومنوا باللہ ورسولہ وتعزروہ وتوقروہ وتسحوہ بکرۃً واصیلاۃ''
ترجمہ: ''بے شک ہم نے آپ کو حاضروناظر اور خوشخبری دینے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے، تا کہ (انکی یہ شانیں دیکھ کر) تم اللہ اور اسکے رسول پر ایمان لاؤ اور اُس رسول کی عزت کے ساتھ مدد کرو۔ اور انکی تعظیم بجالاؤ۔ اور (پھر) اس اللہ کی صبح وشام تسبیح بیان کرو۔''
حوالہ ''قرآن مجید'' پارہ: 26، سورہ فتح، آیت: 9،8.
اس آیت مبارکہ میں بعثت نبوی کا ایک مقصد یہ بھی بیان کیا ہے کہ اہل ایمان پیارے مصطفیٰ ﷺ کی تعظیم بجالائیں، محدث کبیر علامہ جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں:
''ومن تعظیمہ عمل المولد''
ترجمہ: ''میلاد منانا بھی آپکی تعظیم کا حصہ ہے۔''
ارشادباری تعالیٰ ہے:
''ومن یعظم شعائر اللہ فانھا من تقوی القلوب''
ترجمہ: ''اور وہ جو اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کی تعظیم کرتا ہے تو یہ اُسکے دل کے تقویٰ کی وجہ سے ہے۔''
حوالہ: ''قرآن مجید'' پارہ: 17، سورہ حج، آیت: 32.
اور یقیناً حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نشانی ہیں، آپ کی تعظیم وتوقیر افضل ترین عبادت ہے۔
☆4۔ عمل میلاد میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مخلوقات کو اپنی نعمت عظمیٰ حضور ﷺ عطا کرنے پر اس کے شکر کا اظہار ہے۔ گویا عمل میلاد اللہ کے ارشاد ''و اشکرولی'' ترجمہ: ''میرا شکرادا کرو''۔ کی تعمیل ہے۔
☆5۔ میلاد شریف اشاعت علم کا ایک بہترین ذریعہ ہے، اس میں فضائل نبوی اور سیرت مصطفیٰ کا تذکرہ ہوتا ہے۔ جو کہ علوم میں بڑی فضیلت والا علم ہے۔
☆6۔ میلاد شریف سے حضور ﷺ سے محبت وعقیدت کا اظہار ہوتا ہے۔
''من احب شیاً اکثر ذکرہ'' یعنی جو کسی چیز سے محبت رکھتا ہو تو اس کا کثرت سے ذکر کرتا ہے۔ لہذا ذکر فضائل ومیلاد شریف محبت نبوی کی علامت ہے
☆7۔ صدقہ وخیرات اور مہمانوں کی ضیافت، امورِ خیر

marfat.com

ہیں۔ جن پر اجر و ثواب ملتا ہے اور برکات حاصل ہوتی ہیں

☆8۔ صلوۃ و سلام سے دینی دنیاوی اور اخروی برکات حاصل ہوتی ہیں۔ اور خصوصی طور پر بارگاہ نبوی میں قرب ملتا ہے۔ حدیث پاک میں ہے:

"ان اقربکم الی یوم القیمة اکثرکم علی صلوۃ"

ترجمہ: "تم میں سے قیامت کے روز میرے زیادہ قریب وہ ہو گا جس نے زیادہ درود شریف پڑھا ہو گا۔

اور میلاد شریف میں کثرت کے ساتھ درود شریف پڑھا جاتا ہے۔

☆9۔ قرآن مجید کی تلاوت، سعادات دارین کے حصول کا ذریعہ ہے۔ محفل میلاد میں قرآن کی تلاوت بھی ہوتی ہے۔

☆10۔ نعت خوانی کو حضور ﷺ نے پسند فرمایا ہے، نعت خوانوں کو اپنی دعاؤں سے نوازا ہے، بلکہ ایک نعت گو صحابی حضرت کعب بن زہیر سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی چادر مبارک بھی عطا فرمائی۔ جس سے مسلمان سات صدیوں سے زائد عرصہ تک برکت حاصل کرتے رہے اور بغداد شریف پر ہلاکو خاں کے حملے کے وقت یہ عظیم نشانی ضائع ہو گئی۔ میلاد شریف میں کثرت کے ساتھ نعت خوانی ہوتی ہے، اور یہ حضور ﷺ کی بارگاہ سے انعامات کے حصول کا بہترین ذریعہ ہے۔

☆11۔ محفل میلاد میں فضائل و کمالات مصطفیٰ ﷺ بیان کرنے سے آپکی اتباع کا جذبہ پیدا ہوتا ہے جو کہ ثمر ایمان ہے

☆12۔ سند المحدثین حضرت ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

"میں مکہ مکرمہ میں ولادت نبی کے روز مولد مبارک (جہاں آپ ﷺ کی ولادت ہوئی)، میں حاضر ہوا تو لوگ درود شریف پڑھ رہے تھے اور آپ ﷺ کی ولادت کا ذکر کر رہے تھے اور وہ معجزات بیان کر رہے تھے جو آپ ﷺ کی ولادت کے وقت ظاہر ہوئے۔

تو میں نے اس مجلس میں انوار و برکات کا مشاہدہ کیا، میں نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ یہ انوار ملائکہ کے ہیں جو ایسی مجالس میں مقرر کئے جاتے ہیں۔ اور میں نے دیکھا کہ انوار ملائکہ اور انوار رحمت آپس میں ملے ہوئے ہیں۔"

حوالہ "فیوض الحرمین۔" صفحہ نمبر 27۔

میلاد شریف پر چند اعتراضات اور ان کے جوابات

پہلا اعتراض: بارہ ربیع الاول یوم وفات ہے، لہذا خوشی منانا جائز نہیں؟

☆جواب☆

2 ربیع الاول خوشیوں کا دن ہے سوگ کا نہیں۔

اولاً یہ کہ 12 ربیع الاول کو نبی ﷺ کے یوم وفات ہونے کے بارے میں جملہ روایات ضعیف ہیں اور علم تقویم کی رو سے بھی 12 ربیع الاول کو رسول ﷺ کا یوم وفات ممکن نہیں۔ کیونکہ احادیث صحیحہ سے دو باتیں ثابت ہیں:

ا۔ 10 ہجری میں حجتہ الوداع میں یوم عرفہ 9 ذوالحج جمعۃ المبارک تھا۔

۲۔ رسول ﷺ کا وصال سوموار کے روز ماہ ربیع الاول میں ہوا۔

اب 9 ذوالحج 10 ہجری اور ماہ ربیع الاول کے درمیان ماہ محرم اور ماہ صفر دو ماہ آتے ہیں لہذا ذوالحج محرم اور صفر تینوں ماہ جس طرح بھی شمار کرلیں (تینوں ماہ تیس دن کے، دو ماہ تیس دن کے، ایک ماہ انتیس دن کا ایک ماہ تیس دن کا، دو ماہ انتیس دن کے، اور تینوں ماہ انتیس دن کے) کسی بھی صورت میں 12 ربیع الاول پیر کو نہیں بن سکتا۔

marfat.com

12 ربیع الاول ۱۱ ہجری میں بالترتیب اتوار، ہفتہ، جمعہ، جمعرات میں سے کوئی ایک بن سکتا ہے۔ لہذا شارح بخاری حافظ ابن حجر عسقلانی نے 12 ربیع الاول یوم وفات والی روایت کو عقل و نقل کے خلاف قرار دیا ہے۔ اور 2 ربیع الاول یوم وفات والی روایت کو ترجیح دی ہے۔

حوالہ ''فتح الباری شرح بخاری'' جلد:8، صفحہ: 130

جب 12 ربیع الاول کو رسول اللہ ﷺ کی وفات ثابت نہیں ہوتی تو اعتراض سرے سے ختم ہو جاتا ہے۔

اور اگر بالفرض مان بھی لیا جائے کہ 12 ربیع الاول یوم وفات ہے تو بھی میلاد منانے اور خوشیاں منانے سے کوئی امر مانع نہیں کیونکہ بخاری و مسلم سمیت متعدد کتب حدیث میں تقریباً ۱۰ اصحابہ و صحابیات سے مروی ہے

''نہیٰ ان لانحد علی میت فوق ثلاث الا علی زوج.''

ترجمہ: ''ہمیں منع کیا گیا ہے کہ ہم شوہر کے سوا کسی وفات پانے والے پر تین روز کے بعد سوگ (غم) منائیں۔''

اس حدیث سے ثابت ہے کہ سوگ منانا وفات کے بعد صرف تین دن جائز ہے۔ لہذا ہر سال نبی اکرم ﷺ کے وصال کے روز سوگ منانا شرعاً جائز نہیں البتہ تشریف آوری کی خوشی منانے کی شرعاً کوئی حد نہیں ہر سال جائز ہے

جمعہ کا دن حضرت آدم علیہ السلام کی خلقت کا دن ہے اور جمعہ کے روز ہی آپکا یوم وفات بھی ہے لیکن شریعت میں جمعہ کو سوگ منانے کا حکم نہیں دیا گیا بلکہ جمعہ کو عید کا دن قرار دیا گیا ہے۔ جیسا کہ حدیث نبوی ہے:

''ان ھذا یوم عید جعلہ اللہ للمسلمین.''

ترجمہ: ''بے شک یہ جمعہ عید کا دن ہے اسے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کیلئے عید کا دن بنایا ہے۔''

حوالہ: ''سنن ابن ماجہ'' کتاب اقامۃ الصلوۃ والسنۃ فیھا، باب ماجاء فی الزینۃ یوم الجمعۃ، حدیث: 1088۔

تو جس طرح جمعہ حضرت آدم علیہ السلام کی خلقت اور وفات کا دن ہے، لیکن اب جمعہ کے روز صرف عید منانا مشروع ہے اور سوگ ممنوع ہے اسی طرح 12 ربیع الاول کو یوم ولادت کے ساتھ اگر بالفرض یوم وصال مان بھی لیا جائے تو صرف ولادت کی خوشی جائز ہوگی اور سوگ ممنوع ہوگا۔ کیونکہ سوگ کی مدت صرف تین دن ہے۔

نیز ثابت ہوا کہ جمعۃ المبارک اگر خلقت آدم علیہ السلام کی وجہ سے یوم عید ہے تو 12 ربیع الاول ولادت امام الانبیاء حضرت رحمت للعالمین ﷺ کی وجہ سے بدرجہ اولیٰ عید ہے۔

دوسرا اعتراض: یوم ولادت نو ربیع الاول ہے

☆جواب☆

امام بخاری و مسلم کے استاذ حافظ ابو بکر ابن ابی شیبہ نے مضبوط سند کے ساتھ روایت کیا:

''عن جابر وابن عباس انھما قالا ولد رسول ﷺ عام الفیل یوم الاثنین الثانی عشر من شھر ربیع الاول''

ترجمہ: ''حضرت جابر اور حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے بے شک دونوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی ولادت عام الفیل میں سوموار کے روز ربیع الاول کی بارہ تاریخ کو ہوئی۔''

حوالہ: ''بدایہ و نہایہ ابن کثیر'' جلد:2، صفحہ: 260

اس مضمون کی ایک صحیح الاسناد روایت امام شمس الدین محمد الذہبی نے امام حاکم سے تلخیص المستدرک علی الصحیحین الذہبی 603/2 میں، حضرت سعید بن جبیر اور

marfat.com

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

لہذا محمود علی پاشا کے 9 ربیع الاول کا قول ان صحیح الاسناد روایات کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ ویسے بھی سن ہجری کا اجراء دور فاروقی میں 20 جمادی الاولیٰ 17ھ / 12 جولائی 638ء کو ہوا تھا اس سے پہلے کا تقویمی ریکارڈ درست نہیں ہے

علاوہ ازیں ہمیشہ سے حرمین شریفین سمیت دنیا بھر میں 12 ربیع الاول ہی بطور یوم ولادت نبوی معمول ہے اور محدث ابن جوزی کے مطابق اہل تحقیق کا اس پر اجماع ہے۔

دیوبندیوں کے مفتی اعظم مفتی محمد شفیع نے سیرت خاتم الانبیاء صفحہ 18 اور غیر مقلدین نام نہاد اہل حدیثوں کے شیخ نواب سید صدیق حسن نے الشمامۃ العنبریہ صفحہ :7 میں 12 ربیع الاول کو یوم ولادت کی تصریح کی ہے

تیسرا اعتراض: ولادت ایک بار ہوئی میلاد ہر سال کیوں؟

☆جواب☆

زمانوں کا آپس میں ربط اور زمانے کے ایک حصے کی کڑیاں دوسرے حصے کے ساتھ ملنا شریعت اسلامیہ میں ثابت ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے سوموار کے دن کے روزہ کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''ذالک یوم لدت فیہ.''

ترجمہ: ''یہ وہ (عظیم) دن ہے جس میں میری ولادت ہوئی۔''

ثابت ہوا ولادت کی بار بار خوشی نہ صرف جائز بلکہ سنت نبوی ہے ..... اس طرح حضرت آدم علیہ السلام کی خلقت جمعہ کے روز ایک بار ہوئی لیکن ہر جمعہ کے روز بار بار عید منائی جاتی ہے ..... رمضان المبارک میں نزول قرآن ایک بار ہوا مگر جشن نزول قرآن ہر سال منایا جاتا ہے

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا:

''ربنا انزل علینا مائدة من السماء تکون لنا عیدا لاولنا و آخرنا.''

ترجمہ: ''اے ہمارے رب! ہم پر آسمان سے (کھانوں کا) ایک دستر خوان نازل کر جو ہمارے پہلے اور پچھلے (سب کیلئے) عید بن جائے۔''

حوالہ: ''قرآن مجید'' پارہ: 7، سورہ مائدہ، آیت: 114.

معلوم ہوا کہ نزول نعمت کا دن بار بار منانا بلکہ عید اور جشن کے طور پر منانے کی اصل قرآن مجید میں موجود ہے۔ اسی قرآنی اصول کے تحت اللہ کی سب سے بڑی نعمت اور رحمت حضور سید دو عالم ﷺ کی دنیا میں تشریف آوری کے دن عید اور جشن منانا شرعا جائز و مستحب ہے۔

چوتھا اعتراض: میلاد منانا شاہ اربل ملک مظفر کی ایجاد ہے؟

☆جواب☆

شاہ اربل ملک مظفر ابو سعید کی وفات 630 ہجری میں ہوئی۔ محدث ابن جوزی (المتوفی 597ھ) فرماتے ہیں:

''زمانہ قدیم سے اہل حرمین شریف (مکہ مکرمہ و مدینہ طیبہ) مصر یمن شام اور تمام عرب ممالک اور مشرق و مغرب کے مسلمانوں کا معمول رہا ہے کہ وہ ربیع الاول کا چاند دیکھتے ہی میلاد شریف کی محفلیں منعقد کرتے، خوشیاں مناتے، غسل کرتے، عمدہ لباس زیب تن کرتے، قسم قسم کی زیبائش و آرائش کرتے، خوشبو لگاتے، ان ایام میں خوب خوشی و مسرت کا اظہار کرتے، حسب توفیق نقد و جنس لوگوں پر خرچ کرتے، میلاد، شریف پڑھنے اور سننے کا اہتمام بلیغ کرتے، اور اس کی بدولت بڑا ثواب اور عظیم کامیابیاں حاصل کرتے۔ میلاد کی خوشی منانے کے مجربات سے یہ کہ جشن میلاد النبی ﷺ کی برکت سے سال بھر کثرت سے خیر و برکت، سلامتی و عافیت، رزق و مال میں زیادتی، اور شہروں میں امن و امان اور گھر بار میں سکون و قرار رہتا۔

marfat.com

حوالہ: "بیان المیلاد النبوی" صفحہ: 57، 58.

محدث ابن جوزی نے جو کہ شاہ اربل کے ہمعصر ہوئے بلکہ شاہ اربل سے 33 سال پہلے وفات پائی، لکھ رہے ہیں کہ قدیم زمانہ سے مکہ مکرمہ مدینہ منورہ اور روئے زمین کے مسلمان ماہ ربیع الاول میں میلاد مناتے ہیں اور اس سے قسم قسم کی برکات حاصل کرتے ہیں۔

اس سے روز روشن کی طرح ثابت ہو جاتا ہے کہ شاہ اربل میلاد کا موجد نہیں تھا، انہوں نے صرف اربل میں میلاد کا آغاز کیا، جبکہ پوری دنیا میں اس سے پہلے قدیم زمانہ سے میلاد منانا مروج تھا۔

پانچواں اعتراض: میلاد منانا بدعت ہے کیونکہ سنت نبوی وصحابہ سے ثابت نہیں

☆جواب☆

میلاد کی اصل (شکر خدا تعالیٰ، تعظیم رسول، محبت نبوی کا اظہار، صلوۃ وسلام، قرآن کی تلاوت، نعت خوانی، ذکر رسول، اشاعت فضائل نبوی، و تبلیغ دین وغیرھم) شرع شریف میں موجود ہے۔ صرف ہیئت کذائیہ (مخصوص صورت و انداز) اور تاریخ کا تعین لوگ اپنی مرضی کے مطابق خود کرتے ہیں۔ اس پر بدعت (سیئہ) کا اطلاق ہرگز درست نہیں ورنہ سینکڑوں کام مخالفین کے ہاں بھی دین میں مروج ہیں جو سنت نبوی و سنت صحابہ سے ثابت نہیں اور کوئی بھی انہیں بدعت قرار نہیں دیتا۔ مثلاً قرآن مجید کے مختلف زبانوں میں ترجمے، قرآن کے حاشیے اور تفاسیر، مخصوص ترتیب کے ساتھ کتب احادیث، مسجدوں کے مینار، دینی مدارس میں پڑھائے جانے والے نصاب، جدید طریقہ ہائے تعلیم، صرف و نحو و دیگر علوم وفنون اور تبلیغ دین کے جدید طریقے۔

نیز 12 ربیع الاول کے روز سیرت کانفرنسیں اور دیگر سینکڑوں خالص دینی کام اپنی مخصوص صورت کے ساتھ سنت نبوی و سنت صحابہ سے ثابت نہیں، اسی طرح بے شمار کاموں کی تاریخ اور وقت سب فرقوں کے لوگ خود مقرر کرتے ہیں جیسا کہ تبلیغی اجتماعات کی تاریخ تعلیم کیلئے نظام الاوقات، نماز کی جماعت کیلئے گھڑی کے مطابق روزانہ ایک ہی ٹائم، نکاح کا وقت اور تاریخ وغیرہ۔ اور کوئی بھی اسے بدعت قرار نہیں دیتا حالانکہ یہ نظام الاوقات سنت نبوی و سنت صحابہ سے ثابت نہیں لوگ خود بناتے ہیں۔

تو انصاف یہی ہے کہ تعلیم و تبلیغ کے دیگر پروگراموں کی طرح میلاد شریف میں بھی نئی ہیئت کذائیہ (مخصوص انداز) اور 12 ربیع الاول یا کسی اور تاریخ کے تعین سے بدعت کا ارتکاب لازم نہیں آتا۔

بدعت کا لغوی معنیٰ: "ایجاد اور نئی چیز ہے" اور شرع میں بدعت: "وہ نئی چیز ہے جو نبی اکرم ﷺ کے ظاہری حیات میں نہ ہو" بدعت کا ماخذ یہ حدیث نبوی ہے:

"من احدث فی امرنا هذا ما لیس منه فهو رد."

ترجمہ: "جو ہمارے دین میں کوئی نئی چیز پیدا کرے جو ہمارے اس دین میں سے نہ ہو تو وہ مردود ہے۔"

حوالہ: "صحیح مسلم" كتاب الاقضية، باب نقض الاحكام الباطلة، ورد محدثات الامور، حدیث: 3242.

اس حدیث میں نبی اکرم ﷺ نے ہر نئی چیز کو مردود قرار نہیں دیا بلکہ اس چیز کو مردود قرار دیا جس کی اصل شرع میں موجود نہ ہو۔ اس حدیث پاک میں واضح اشارہ ہے کہ جس نئے کام کی اصل ہمارے دین میں موجود ہو وہ نیا کام بدعت نہیں ہے، لهٰذا تعلیم کے جدید طریقے قرآن مجید کے ترجمے، مسجدوں کے مینار، میلاد شریف کے نئے انداز، بدعت سیئہ و مردود نہیں۔ کیونکہ ان سب کی

marfat.com

اصل شرع شریف میں موجود ہے۔

اس حدیث مبارکہ کے تحت محدثین نے بدعت کو ''بدعت حسنہ'' و ''بدعت سیئہ'' میں تقسیم کیا ہے اور بہت سے کام جو سنت نبوی اور سنت صحابہ سے ثابت نہیں لیکن ان کی اصل شرع میں موجود ہے کو بدعت حسنہ قرار دیا ہے اور بدعت حسنہ کی بعض صورتوں کو واجب قرار دیا ہے۔ جیسا کہ علم نحو اور فرقہ باطلہ کا رد وغیرہا۔

باقی رہا یہ اعتراض کہ حدیث مبارکہ میں ''کل بدعة ضلالة'' یعنی ہر بدعت گمراہی ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ تمام محدثین و شارحین کے نزدیک اس حدیث میں بدعت سے مراد صرف بدعت سیئہ ہے۔

مزید تفصیل کیلئے شرح مسلم امام نووی، مرقاۃ شرح مشکوۃ، اشعۃ اللمعات شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور دیگر کتب۔

بدعت سیئہ ''دین میں وہ نئی چیز ہے جس کی شرع میں اصل موجود نہ ہو بلکہ وہ شرع سے متصادم ہو۔''

بدعت سیئہ کی مثال ہے: قادیانیوں روافض اور وہابیہ وغیرہا کے اسلام شکن عقائد باطلہ (العیاذ باللہ من ذالک!)

چھٹا اعتراض: عیدین صرف دو ہیں عید میلاد بدعت ہے

☆جواب☆

یہ غلط ہے کہ سال میں عیدیں صرف دو ہیں اسی مضمون میں ایک حدیث گزری ہے جس میں حضور نبی اکرم ﷺ نے جمعہ کو مسلمانوں کی عید قرار دیا اور جمعہ سال میں پچاس کے قریب تعداد میں آتا ہے۔ اسی طرح حج کے دن کو بھی حدیث پاک میں عید قرار دیا گیا ہے، سعودی عرب میں سالانہ عید الوطنی منائی جاتی ہے جس میں سعودی حکمرانوں کے علاوہ نجدی علماء بھی شامل ہوتے ہیں بلکہ شاہ فہد سے نقدی ریالوں کے لفافے وصول کرتے ہیں۔ کبھی کسی عید میلاد النبی کے مخالف نے سعودیوں کی عید الوطنی کو بدعت قرار نہیں دیا، پاکستان میں یوم پاکستان منایا جاتا ہے اور عید سے بڑھ کر جشن کی کیفیت ہوتی ہے، کوئی بھی اس کی مخالفت نہیں کرتا ہے؟

دراصل ان لوگوں کی تربیت ایسے انداز میں کی گئی ہے کہ ان کے سینوں میں حبیب خدا ﷺ کی شان اقدس کا بغض و عناد بھر دیا گیا ہے، وگرنہ دیوبندی علماء نے کچھ عرصہ پہلے دیوبند میں صد سالہ جشن دیوبند منایا جس میں اندرا گاندھی مہمان خصوصی تھیں (العیاذ باللہ من ذالک)

12 ربیع الاول یوم ولادت کو عید منانے کی اصل سورہ مائدہ کی آیت: 114 ہے جس میں عیسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا:

ترجمہ: ''اے ہمارے رب! ہم پر آسمان سے (کھانوں کا) ایک دستر خوان نازل کر جو ہمارے پہلے اور پچھلے (سب کیلئے) عید بن جائے۔''

اس آیت کی رو سے نعمت پانے کے دن کو عید قرار دینا ثابت ہے۔

ساتواں اعتراض: میلاد میں ڈھول ڈھمکا وغیرہ خرافات ہیں

☆جواب☆

اہلسنت وجماعت کے مسلک میں میلاد شریف کے پروگرام میں ڈھول ڈھمکا اور دیگر خرافات قطعاً جائز نہیں، اگر بعض مقامات پر جہلا کے خرافات کی وجہ سے میلاد ناجائز ہے تو پھر نکاح بھی ناجائز ہونا چاہیے کیونکہ اکثر جگہ نکاح کے موقع پر بھی خرافات ڈھول ڈھمکا اور خرافات مروج ہیں۔ حالانکہ کوئی بھی اصل نکاح کو ناجائز نہیں کہتا، اسی طرح اصل میلاد بھی جائز ہے صرف خرافات جہاں کہیں بھی مروج ہیں ناجائز ہیں اور علماء دین و مشائخ عظام کا منصب شرعی ہے کہ وہ امر بالمعروف و نہی المنکر کے تحت میلاد شریف اور اعراس بزرگان دین کو خلاف شرع رسوم سے پاک کریں۔

marfat.com

ختم گیارہویں شریف اور اعتراضات کے جوابات

پیشوائے اہلسنت
پیر محمد افضل قادری مدظلہ

حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سلطان الاولیاء، قطب الاقطاب، محی الدین، شیخ الکل، غوث اعظم، سید عبدالقادر جیلانی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ رمضان المبارک 471ھ کو جیل کے علاقے میں پیدا ہوئے اور 11 ربیع الاول 560 ھ کو بغداد شریف میں وصال فرماگئے۔ آپ کے والد گرامی امام الاتقیاء حضرت ابو صالح سید موسیٰ جنگی دوست رحمۃ اللہ علیہ نواسہ رسول حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی نسل سے ہیں۔ جبکہ آپ کی والدہ ماجدہ سیدہ امۃ الجبار رضی اللہ عنہا سید الشہدا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی نسل سے ہیں۔

حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدائشی ولی با کرامت ہیں، ماں کی گود میں تھے کہ رمضان المبارک کے دنوں میں ماں کا دودھ نہ پینے جیسی کرامات کا ظہور شروع ہو گیا۔

تعلیم وریاضت

آپ نے ابتدائی تعلیم جیل کے علاقے میں حاصل کی۔ 17، 18 سال کی عمر میں مرکز علم وعرفان بغداد شریف تشریف لے گئے اور 25 سال کی عمر میں تمام مروجہ علوم وفنون کی تکمیل کرکے فارغ التحصیل ہوگئے۔ اس کے بعد مسلسل پچیس سال مزید جنگلات اور غاروں میں مشکل ترین چلوں اور روحانی ریاضتوں میں مشغول رہے اور ہر طرح کے روحانی وباطنی کمالات کی تکمیل فرمائی۔

وعظ و تبلیغ واصلاح وارشاد:

521ھ کا واقعہ ہے کہ زیارت نبوی اور زیارت حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مشرف ہوئے۔ نبی اکرم ﷺ نے سات بار اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے چھ بار لعاب دہن آپ کے منہ میں ڈالا اور وعظ و تبلیغ کا سلسلہ شروع کرنے کا حکم فرمایا اور مرکز ولایت حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے آپ کو قطبیت کبریٰ اور ولایت عظمیٰ کا جبہ عطافرما کر پہننے کا حکم فرمایا۔

چنانچہ اس کے بعد آپ نے درس وتدریس وعظ ونصیحت اور اصلاح وارشاد کا کام شروع کردیا، عظیم الشان مدرسہ اور لنگر خانہ قائم کیا، بڑی بڑی مجالس (جن میں ستر ستر ہزار خواص وعوام کا اجتماع ہوتا تھا) قائم کیں، اور سلوک کے طلبہ کیلئے شاندار روحانی تربیت کا سلسلہ شروع کیا، اولیاء کاملین علماء ربانین مفتیان شرع اور قراء قرآن کی کثیر تعداد تیار کی جس کے نتیجے میں نہ صرف عراق بلکہ دنیا بھر میں آپ کے فیض یافتگان پھیل گئے اور دین اسلام کی نشاۃ ثانیہ ہوئی اور آپ محی الدین (دین کو زندہ کرنے والے) کے لقب سے مشہور ہوئے۔

کرامات

قرآن مجید اور صحیح احادیث میں کرامات اولیاء کا

marfat.com

ثبوت موجود ہے۔ سیرت نگاروں نے (جن میں بڑے بڑے محدث فقیہ اور اولیاء کاملین شامل ہیں) نے لکھا ہے کہ پہلی اور پچھلی امتوں میں کسی ولی اللہ سے اس قدر کرامات کا ظہور نہیں ہوا جس قدر کثرت اور تواتر کے ساتھ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ سے ہوا۔

شیخ ابن تیمیہ (تمام وہابی فرقوں کے مسلمہ پیشوا وامام) نے اپنی کتاب ''التقصار'' میں لکھا ہے:

''شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی کرامات ان گنت ہیں اور متواتر روایات سے ثابت ہیں۔''

سیرت نگاروں نے لکھا ہے کہ آپ کی کوئی نشست کرامات سے خالی نہیں ہوتی تھی۔

دیوبندیوں کے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب ''التذکیر'' حصہ سوم میں حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی کرامت کہ آپ نے مرغی کی ہڈیوں پر ہاتھ رکھ کر فرمایا میرے حکم سے کھڑی ہو جا تو مرغی زندہ ہو گئی کاذکر کیا ہے۔

آپ خود قصیدہ غوثیہ میں فرماتے ہیں:

بلاد اللہ ملکی تحت حکمی و قتی قبل قبلی قد صفالی
نظرت الی بلاد اللہ جمعا کخردلۃ علی حکم الاتصال

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی ساری کائنات میرے زیر فرمان ہے اور میرا وقت مجھ سے پہلے میرے لیے صاف تھا میں نے اللہ کی ساری کائنات کو ایک ہی وقت میں رائی کے دانہ کی مثل دیکھا۔

تمام سلاسل روحانیہ کے مشائخ آپ سے فیض یاب ہوئے

سند المحدثین حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ''اخبار الاخیار'' میں فرماتے ہیں۔

غوث اعظم دلیل راہ یقین ☆ بہ یقین رہبرا کابر دین
اوست در جملہ اولیاء ممتاز ☆ چوں پیغمبر در انبیاء ممتاز

مولانا جامی نے ''نفحات الانس'' صفحہ: 357 میں لکھا ہے کہ جب شیخ شہاب الدین عمر سہروردی (مورث اعلیٰ سلسلہ سہروردیہ) کو انکے چچا شیخ عبدالقاہر سہروردی نے بارگاہ غوثیہ میں پیش کیا اور حضرت غوث الاعظم نے ان کے سینہ پر ہاتھ پھیرا، فرماتے ہیں اسی وقت اللہ تعالیٰ نے میرے سینہ میں علوم لدنیہ بھر دیئے اور میں علم و حکمت کی باتیں کہنے لگا اور مجھے فرمایا تم کو آخر میں عراق میں بڑی شہرت حاصل ہو گی۔

اسی طرح سلسلہ چشتیہ کے مورث اعلیٰ خواجہ خواجگان حضرت خواجہ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ نے بارگاہ غوثیہ میں حاضر ہو کر انواع واقسام کے فیوض وبرکات حاصل کئے اور عراق میں کام کرنے کی اجازت چاہی تو حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''میں نے عراق شیخ شہاب الدین سہروردی کو دے دیا ہے، آپ ہندوستان میں دین اسلام کا کام کریں۔'' (''تفریح الخاطر اربلی'')

چنانچہ خواجہ خواجگان حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری نے ہندوستان میں لاکھوں غیر مسلموں کو دولت اسلام سے سرفراز فرما کر ہندوستان میں اسلام کی زبردست اشاعت فرمائی۔

کتب معتبرہ میں ہے کہ جب حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے بغداد کے محلّہ حلبہ میں وعظ کرتے ہوئے حالت کشف میں فرمایا:

''قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ''

marfat.com

ترجمہ: ''میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے''

تو خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ (جو کہ اس وقت خراسان کے پہاڑوں میں مجاہدات و ریاضات میں مشغول تھے) نے اپنی گردن اس قدر خم کی کہ پیشانی زمین سے چھونے لگی اور عرض کی:

''قد ماک علی راسی و عینی.''

ترجمہ: ''(اے غوث اعظم!) آپکے دونوں قدم میرے سر اور آنکھوں پر ہیں۔''

اسی وقت بغداد شریف میں حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''غیاث الدین کے بیٹے نے گردن جھکانے میں سبقت کی ہے لہٰذا وہ جلد ہندوستان کی ولایت سے سرفراز کئے جائیں گے۔'' (''مہر منیر'' اور دیگر کتب)

حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی شان میں ایک منقبت میں فرماتے ہیں:

چوں پائے نبی شد تاج سرت تاج ہمہ عالم شد قدمت
اقطاب جہاں در پیش ودت افتادہ چوں پیش شاہ گدا

خواجہ خواجگان حضرت خواجہ شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''فرمان غوث اعظم ''قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ'' اللہ تعالیٰ کے امر سے تھا۔'' (''انوار شمسیہ'' صفحہ 9،7)

شیخ عبد اللہ بلخی نے ''خوارق الاحباب فی معرفۃ الاقطاب'' میں لکھا ہے کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے ایک مجلس میں فرمایا:

''157 سال بعد بخارا میں ایک محمدی المشرب شخص محمد بہاؤ الدین نقشبندی نامی پیدا ہو گا جو ہم سے ایک خاص نعمت پائے گا۔''

چنانچہ حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ نے جب میدان سلوک میں قدم رکھا اور حضرت خضر علیہ السلام کے اشارے پر حضرت غوث الاعظم کی طرف متوجہ ہو کر ''الغیاث الغیاث یا محبوب سبحانی'' پکارتے ہوئے سو گئے تو خواب میں زیارت غوثیہ اور فیوض و برکات سے مشرف ہوئے

''تفریح الخاطر اربلی'' اور دیگر کتب معتبرہ میں ہے کہ حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ سے فرمان غوثیہ ''قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ'' کے بارے میں استفسار کیا گیا تو آپ نے بلا توقف فرمایا:

ترجمہ: ''آپکا قدم میری آنکھ اور دل پر ہے۔''

حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کے مندرجہ ذیل اشعار آج بھی غوث اعظم رضی اللہ علیہ کے مزار شریف پر لگے ہوئے ہیں:

بادشاہ ہر دو عالم شاہ عبد القادر است
سرور اولاد آدم شاہ عبد القادر است
آفتاب و مہتاب و عرش و کرسی و قلم
نور قلب از نور اعظم شاہ عبد القادر است

(''بہجۃ الاسرار''، ''قلائد الجواہر'')

تفسیر روح المعانی میں ہے کہ سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے سر تاج امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی نے قطبیت کبریٰ کا مقام حضرت امام مہدی کے ظہور تک حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے ساتھ مختص کیا ہے۔ حضرت مجدد اپنے ایک مکتوب میں فرماتے ہیں:

''وصول فیوض و برکات دریں راہ بہر کہ باشد از

marfat.com

اقطاب ونجباء بتوسط شریف او مفہوم می شود چہ ایں مرکز غیر اور امیسر نہ شد ازیں جاست کہ فرمود۔

افلت شموس الاولین و شمسنا
ابداً علی افق العلی لا تغرب

(''مکتوبات امام ربانی'' جلد سوم)

ترجمہ: اس راہ میں فیوض وبرکات کا وصول تمام قطبوں اور نجیبوں کو آپ کے وسیلے سے ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ مرکزی مقام آپ کے سوا کسی کو حاصل نہیں اسی وجہ سے آپ نے فرمایا: اگلوں کے آفتاب ڈوب گئے لیکن ہمارا سورج بلندی کے آفاق پر ہمیشہ چمکتا رہیگا اور کبھی غروب نہیں ہوگا''

علماء دیوبند کے پیرومرشد حاجی محمد امداد اللہ مہاجر مکی حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی شان میں کہتے ہیں:

خداوندا بحق شاہ جیلاں
محی الدین و غوث و قطب دوراں
بکن خالی مرا از ہر خیالے
و لیکن آں کہ زو پید است حالے

خلاصہ کلام یہ ہے کہ تمام سلاسل روحانیہ کے مشائخ بلاواسطہ یا بالواسطہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے فیوض وبرکات سے مستفید ہوئے ہیں اور پوری دنیا حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے فیض وبرکت سے مستنیر ہے۔

امام اہلسنت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا۔

تو ہے وہ غوث کہ ہر غوث ہے شیدا تیرا
تو ہے وہ غیث کہ ہر غیث ہے پیاسا تیرا
تجھ سے اور دہر کے اقطاب سے نسبت کیسی
قطب خود کون ہے خادم تیرا چیلا تیرا

ختم گیارہویں شریف

ختم گیارہویں شریف ایک کثیر الفوائد تربیتی نظام ہے جو تلاوت قرآن مجید، نعت خوانی، وعظ و نصیحت، تبلیغ دین، ذکر و فکر و مراقبہ، تزکیہ نفس، خواص و عوام کیلئے لنگر عام، صالحین سے ملاقات، ایصال ثواب صلوٰۃ وسلام اور دعاؤں جیسے امور خیر پر مشتمل ہے۔

شیخ المشائخ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ بذات خود ہر ماہ کی گیارہویں تاریخ اس تقریب کو منعقد فرماتے۔

نیز فرماتے ہیں کہ بعض علماء کے نزدیک حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی یہ تقریب حضور نبی پاک ﷺ کے عرس کی غرض سے ہوتی تھی۔

(''انتخاب مناقب سلیمانی'' صفحہ:130)

بعد ازاں 11 ربیع الآخر 560ھ کو حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو آپکے سجادہ نشینوں نے 11 تاریخ ختم شریف کا سلسلہ جاری رکھا۔

چنانچہ سند المحدثین حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ''ملفوظات عزیزی'' صفحہ:62 میں فرماتے ہیں:

''حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے روضہ مبارک پر گیارہویں تاریخ کو بادشاہ وغیرہ شہر کے اکابرین جمع ہوتے، نماز عصر کے بعد مغرب تک کلام اللہ کی تلاوت کرتے اور حضرت غوث اعظم کی مدح میں قصائد و منقبت پڑھتے، مغرب کے بعد سجادہ نشین درمیان میں تشریف فرما ہوتے اور ان کے ارد گرد مریدین حلقہ بگوش بیٹھ کر ذکر جہر کرتے، اسی حالت میں بعض پر وجدانی کیفیت طاری ہوجاتی، اسکے بعد طعام شیرینی جو تیار کی ہوتی تقسیم کی جاتی

اور نماز عشاء پڑھ کو لوگ رخصت ہو جاتے۔ ''

حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی کتاب ''ماثبت بالسنہ'' میں ختم گیارہویں شریف پر کلام فرمایا ہے اور ذکر کیا ہے کہ ان کے استاد اور پیر و مرشد امام عبد الوہاب متقی رحمۃ اللہ علیہ اور انکے مشائخ عظام بھی گیارہویں تاریخ کو ختم دلاتے تھے۔ نیز لکھا ہے کہ ہمارے ملک (ہندوستان میں) حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی اولاد اور مشائخ عظام میں گیارہویں تاریخ متعارف ہے۔

شیخ المشائخ حضرت مرزا مظہر جان جاناں کا مشاہدہ

سند المحدثین حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ''کلمات طیبات'' فارسی صفحہ 78 میں فرماتے ہیں:

'' مکتوبات حضرت مرزا مظہر جان جاناں علیہ رحمۃ میں ہے کہ میں نے خواب میں ایک وسیع چبوترہ دیکھا ہے جس میں بہت سے اولیاء اللہ حلقہ باندھ کر مراقبہ میں ہیں اور ان کے درمیان حضرت خواجہ نقشبند دوزانو اور حضرت جنید تکیہ لگا کر بیٹھے ہیں۔ استغناء ماسوا اللہ اور کیفیات فنا آپ میں جلوہ نما ہیں، پھر یہ سب حضرات کھڑے ہو گئے اور چل دیے۔ میں نے ان سے دریافت کیا کہ یہ کیا معاملہ ہے تو ان میں سے کسی نے بتایا کہ امیر المومنین حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ تشریف لائے آپ کے ساتھ ایک گلیم پوش، سر اور پاؤں سے برہنہ ژولیدہ بال ہیں۔ حضرت علی نے انکے ہاتھ کو نہایت عزت اور عظمت کے ساتھ اپنے ہاتھ مبارک میں لیا ہوا تھا میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ تو جواب ملا کہ یہ خیر التابعین حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ ہیں۔ پھر ایک حجرہ شریف ظاہر ہوا جو نہایت ہی صاف تھا اور اس پر نور کی بارش ہو رہی تھی۔ یہ تمام باکمال بزرگ اس میں داخل ہو گئے۔ میں نے اس کی وجہ دریافت کی تو ایک شخص نے کہا:

ترجمہ: ''آج حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کا عرس (گیارہویں شریف) ہے عرس پاک کی تقریب پر تشریف لے گئے ہیں۔ ''

ختم گیارہویں کے خلاف اعتراضات

1۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: '' وان لیس للانسان الا ماسعی '' یعنی نہیں ہے انسان کیلئے مگر جواسنے کوشش کی۔ لہٰذا اس آیت کی رو سے کسی مسلمان کی دعا یا کسی مسلمان کے عمل سے دوسرے مسلمان کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔

2۔ ختم گیارہویں کی مروجہ صورت عہد نبوی اور عہد صحابہ میں نہ تھی، لہٰذا یہ بدعت و گمراہی اور دین میں اضافہ ہے

3۔ گیارہویں کی تاریخ اللہ اور اسکے رسول ﷺ نے مقرر نہیں کی۔ لہٰذا یہ بھی بدعت اور دین میں اضافہ ہے۔

4۔ ختم گیارہویں میں ''یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ'' اور ''امداد کن امداد کن'' جیسے کلمات شرکیہ ہیں۔ کیونکہ مردوں سے امداد مانگنا یا کسی کو غائبانہ پکارنا شرک ہے۔

7۔ غیر اللہ کے نام کی نذر و نیاز شرک ہے۔ جب کہ کہا جاتا ہے یہ غوث اعظم کی نیاز ہے۔

6۔ ''وما اہل بہ لغیر اللہ'' یعنی اور (حرام کیا اس چیز کو) جس پر خدا کے سوا کسی اور کا نام پکارا جائے۔ لہٰذا گیارہویں پر غوث اعظم کا نام پکارنے کی وجہ سے یہ حرام ہے۔

7۔ غوث اعظم کا معنیٰ ہے سب سے بڑا فریادرس۔ یہ کلمہ شرکیہ ہے کیونکہ سب سے بڑا فریادرس اللہ تعالیٰ ہے۔

marfat.com

گیارہویں شریف پر اعتراضات کے جوابات

پہلا اعتراض:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

"وان لیس للانسان الا ما سعی." (1)

ترجمہ: "اور یہ کہ نہیں ہے انسان کیلئے مگر جو اس نے کوشش کی۔"

لہٰذا معتزلہ فرقہ اور اس زمانہ میں انکے پیروکاروں کا اعتراض ہے کہ اس آیت کی رو سے انسان کو صرف اپنی کوشش اور عمل سے فائدہ پہنچتا ہے دوسروں کی دعاؤں یا ایصال ثواب (اپنی نیکی کا دوسروں کو ثواب پہنچانا) سے فائدہ نہیں پہنچتا۔

جواب:

اس آیت کا یہ مفہوم لینا غلط ہے کیونکہ اس سے بہت سی آیات اور احادیث کی مخالفت و نفی لازم آتی ہے قرآن مجید میں ہے:

"والذین جاءِ وا من بعدھم یقولون ربنا اغفرلنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان." (2)

ترجمہ: "اور جو ان کے بعد آئے وہ کہتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان کے ساتھ گزر گئے۔"

قرآن مجید میں ہے:

"ربنا اغفرلی ولوالدی وللمؤمنین یوم یقوم الحساب"

ترجمہ: "اے میرے رب میری، میرے والدین اور مومنین کی بخشش فرمانا جس دن حساب قائم ہو۔" (3)

یہ دعاء سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہے اور نماز میں سب مسلمان یہ دعاء کرتے ہیں اس سے ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان کیلئے دعاء کرنا روز روشن کی طرح ثابت ہے۔

حدیث مبارک میں ہے:

"ما من رجل یموت فیقوم علی جنازته اربعون رجلا لا یشرکون باللہ شیا الا شفعھم اللہ فیه."

ترجمہ: "نہیں ہے کوئی (مسلمان) شخص جس کی نماز جنازہ میں چالیس شخص کھڑے ہو جائیں جو مشرک نہ ہوں مگر اللہ تعالیٰ اس میت کے بارے میں ان کی شفاعت قبول فرماتا ہے۔" (4)

ایک اور حدیث مبارک میں ہے:

"عن عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنھما قال قال رسول اللہ ﷺ ما ا لمیت فی القبر الا کالغریق المتغوّثِ ینتظِر دعوةً تلحقه من اب او ام او اخ او صدیق فاذا تلحقه کان احبَّ الیه من الدنیا وما فیھا وان اللہ تعالیٰ لیدخل علی اھل القبور من دعاء اھل الارض امثال الجبال من الرحمة وان ھدِیَّة الاحیاء الی الاموات الاستغفارلھم."

ترجمہ: "نبی پاک ﷺ نے فرمایا: قبر میں میت ایسے ہے جیسے پانی میں ڈوبنے والا اور اپنی مدد کیلئے فریاد کرنے والا، میت دعا کا انتظار کرتی ہے جو اسے باپ، ماں، دوست اور بھائی کی طرف سے پہنچتی ہے۔ پس جب دعا میت کو پہنچتی ہے تو وہ اس کیلئے دنیا اور دنیا کی تمام نعمتوں سے زیادہ محبوب ہوتی ہے اور بیشک اللہ تعالیٰ زمین والوں کی دعاؤں کی وجہ سے قبر والوں پر پہاڑوں کی مثل رحمت داخل فرماتا ہے اور بے شک زندوں کا مردوں کیلئے تحفہ ان کیلئے دعاءِ مغفرت ہے۔" (5)

حوالہ1: "قرآن مجید" سورہ نجم، پارہ نمبر 26، آیت نمبر 39.
حوالہ2: "قرآن مجید" سورہ حشر، پارہ نمبر 28، آیت نمبر 10.
حوالہ3: "قرآن مجید" سورہ ابراھیم، پارہ نمبر 13، آیت نمبر 41.
حوالہ4: "صحیح مسلم" کتاب الجنائز، باب من صلی علیه اربعون شفعوا فیه، حدیث نمبر 1577. وغیرہ

marfat.com

ایک اور حدیث میں ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"یتبع الرجل یوم القیمة من الحسنات کامثال الجبال فیقول انی لی ھذا فیقال باستغفار ولدک لک."

ترجمہ: قیامت کے دن ایک آدمی کے پیچھے پہاڑوں کی مثل نیکیاں چلیں گی تو وہ کہے گا یہ نیکیاں کہاں سے ہیں؟ تو کہا جائیگا تیرے لئے تیری اولاد کی دعاء مغفرت کی وجہ سے۔(6)

ان احادیث مبارک سے بھی دعاء کی افادیت روز روشن کی طرح واضح ہے۔ جبکہ ایک حدیث پاک میں ہے کہ ایک شخص عاص ابن وائل (جو کہ کافر تھا) نے 100 غلاموں کو آزاد کرنے کی وصیت کی، اس کے بیٹے ہشام نے پچاس غلام آزاد کئے تو اس کے دوسرے بیٹے عمرو نے باقی پچاس غلاموں کو آزاد کرنے کا ارادہ کیا اور کہا میں رسول اللہ سے پوچھتا ہوں تو وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے باپ نے سو غلاموں کو آزاد کرنے کی وصیت کی تھی میرے بھائی ہشام نے پچاس غلام آزاد کردیے ہیں اور پچاس باقی ہیں کیا میں اسکی طرف سے آزاد کردوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"انه لو کان مسلما فاعتقتم عنه او تصدقتم عنه او حججتم عنه بلغه ذالک." (7)

ترجمہ: "بیشک وہ اگر مسلمان ہوتا تو تم اس کی طرف سے غلام آزاد کرتے یا صدقہ کرتے یا حج کرتے تو ضرور یہ ثواب اسے پہنچ جاتا۔"

ایک حدیث مبارک میں ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مینڈھے کی قربانی کی اور فرمایا:

"ھذا عنی وعمن لم یضح من امتی." (8)

ترجمہ: "یہ میری طرف سے ہے اور میری امت میں سے ہر اس شخص کی طرف سے جس نے قربانی نہیں دی"

ایک اور حدیث مبارک میں حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ ہم مردوں کیلئے دعائیں کرتے ہیں اور ان کی طرف سے صدقات اور حج کرتے ہیں کیا یہ چیزیں مردوں کو پہنچتی ہیں تو فرمایا:

"انه یصل الیھم ویفرحون به کما یفرح احدکم بالھدیة." (9)

ترجمہ: "بیشک یہ انہیں پہنچتی ہیں اور اس سے وہ خوش ہوتے ہیں جیسا کہ تم میں سے کوئی ایک ہدیہ سے خوش ہوتا ہے"

اس حدیث مبارک میں رسول اللہ ﷺ نے میت کو ثواب پہنچنے کے بارے میں اٹل فیصلہ فرمادیا۔ نیز فرمایا کہ قبر والے دعاؤں صدقات اور حج کا ثواب پہنچانے سے خوش ہوتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اہلسنت ختم گیارہویں اور دیگر ختموں میں حضور ﷺ اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں کو ثواب پہنچاتے ہیں۔ لہٰذا اس حدیث نبوی کے مطابق ختم دلانے سے نبی اکرم ﷺ اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندے ختم دلانے والوں پر خوش ہو جاتے ہیں۔ ایک روایت میں ہے:

"عن الشعبی کانت الانصار اذا مات لھم المیت اختلفوا الی قبره یقرؤن القرآن." (10)

حوالہ5: "مشکوۃ المصابیح" باب الاستغفار و التوبة، الفصل الثالث، صفحہ: 206. و"شعب الایمان" للبیھقی
حوالہ6: "رواہ البخاری فی الادب المفرد" صفحہ نمبر 9. و"مشکوۃ المصابیح"
حوالہ7: "سنن ابو داؤد، کتاب الوصایا، باب ماجاء فی وصیة الحربی الخ، حدیث: 2497. و"مشکوۃ المصابیح"
حوالہ8: "سنن ترمذی، کتاب الاضاحی، عن رسول اللہ، باب ما جاء ان الشاة الواحدة الخ، حدیث نمبر 1425.
حوالہ9: "مسند احمد". و"الاکمال" لابن ماکول، جز نمبر 2 صفحہ نمبر 313، دار الجبل بیروت.
حوالہ10: "تفسیر مظھری" و"شرح الصدور" للسیوطی

marfat.com

ترجمہ: ''امام شعبی فرماتے ہیں:انصار مدینہ جب ان کا کوئی وفات پاتا تو وہ اس کی قبر پر آتے جاتے اور قرآن پاک کی تلاوت کرتے۔''

اسی مقام پر مفسر قرآن حضرت قاضی ثناء اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ترجمہ: ''حافظ شمس الدین ابن عبدالواحد کہتے ہیں ہر شہر کے مسلمان ہمیشہ سے اکٹھے ہو کر اپنے مردوں کیلئے قرآن خوانی کرتے ہیں اور کبھی کسی نے اس پر اعتراض نہیں کیا، تو یہ اجماع امت ہوا۔''

مسلمانوں کیلئے دعاءِ مغفرت اور ایصال ثواب (اپنی نیکی کا دوسروں کو ثواب پہنچانا) اس پر بے شمار دلائل ہیں اختصار کے پیش نظر اسی پر اکتفاء کیا ہے اور یقیناً ایک حق کے متلاشی کے لئے یہ دلائل ناکافی نہیں ہیں۔

اسی طرح ورثاء کا میت کی طرف سے حج بدل کرنا یا اس کے قرضے اتارنا اس جیسی اور بہت سی صورتیں ہیں کہ ایک مسلمان کے عمل سے مسلمان اموات کو فائدہ پہنچتا ہے۔ لہٰذا صحابی رسول حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس آیت کو منسوخ قرار دیا (تفسیر بغوی) اور کئی مفسرین نے کہا ہے اس آیت میں سعی سے مراد ایمان ہے اور معنیٰ یہ ہے کہ انسان صرف اپنے ایمان سے فائدہ اٹھا سکتا ہے یعنی اگر کافر ہے تو دوسرے کے ایمان سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ اسی طرح آیات کا ظاہری تعارض ختم کرنے کیلئے مفسرین نے اور تاویلیں بھی کی ہیں۔

دوسرا اعتراض:

ختم گیارہویں کی مروجہ صورت عہد نبوی و عہد صحابہ میں نہ تھی لہٰذا یہ بدعت و گمراہی اور دین میں اضافہ ہے۔

الزامی جواب:

کتنے ہی دینی کام ہیں جن کی مروجہ صورت عہد نبوی و عہد صحابہ میں موجود نہیں تھی مخالفین ان کو بدعت و گمراہی اور دین میں اضافہ قرار کیوں نہیں دیتے مثلاً قرآن کے مختلف زبانوں میں ترجمے، قرآن مجید کے حاشیے اور تفاسیر کی کتب، بخاری و مسلم سمیت حدیث کی بڑی بڑی کتابوں کی موجودہ ترتیب و صورت، مدارس دینیہ میں مروج مختلف نصاب اور تمام دینی کتابیں، تبلیغ دین کے مروجہ جدید طریقے اور جلسے و کانفرنسیں، مساجد کے نئے نئے نقشے و ڈیزائن جو کہ عہد نبوی و عہد صحابہ کی مسجد نبوی سے قطعاً مختلف ہیں، مخالفین کے مدرسوں میں ختم بخاری، جہاد کے جدید ہتھیار، مسجدوں کے مینار، نماز باجماعت کے مقررہ اوقات۔ تلک عشرۃ کاملہ

اگر یہ سب کام عہد نبوی و عہد صحابہ میں اپنی موجودہ صورت کے ساتھ موجود نہ ہونے کے باوجود صرف اس لئے جائز اور دینی کام ہیں کہ ان کے اندر دینی فائدہ ہے تو ختم گیارہویں اور ذکر میلاد کے اندر بھی دینی فائدہ ہے۔ حقیقت امر یہ ہے کہ مخالفین ان کاموں کو بدعت قرار دینے میں بہت خیانت سے کام لیتے ہیں۔ ورنہ یہ کام بدعت سیئہ کے زمرے میں نہیں آتے ہیں بلکہ اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ میلاد میں شان مصطفیٰ بیان کی جاتی ہے اور ختم گیارہویں شریف میں شان اولیاء بیان کی جاتی ہے اور مخالفین کے دل شان مصطفیٰ و شان اولیاء کے بغض و عناد سے بھرے پڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت عطا فرمائے!!!

تحقیقی جواب:

بدعت کا معنیٰ ایجاد ہے۔

ارشاد نبوی ہے:

''من احدث فی امرنا ھذا مالیس منه فھورد.''

ترجمہ: ''جو ہمارے اس دین میں ایسی چیز پیدا کرے جو اس دین میں سے نہ ہو (یعنی دین میں اس پر کوئی دلیل نہ ہو بلکہ وہ نئی چیز دین کی مخالف یا دین کو بدل دینے والی

marfat.com

ہو)تو وہ مردود ہے۔ (11)

اس حدیث مبارک میں نبی اکرم ﷺ نے دین میں ہر نئی چیز کو مردود قرار نہیں دیا۔(اگر آپ ایسا فرمادیتے تو آج مساجد و مدارس اور دین کی تعلیم و تبلیغ کا سارا نظام بدعت سیئہ و مردود قرار پاتا) بلکہ ایسی نئی چیزوں کو مردود قرار دیا جن پر شرع شریف میں کوئی دلیل نہیں لہٰذا اس حدیث کی بنیاد پر محدثین اور فقہا نے بدعت (دین میں نئی بات) کو دو حصوں میں تقسیم کیا۔

1۔ بدعت حسنہ 2۔ بدعت سیئہ

مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ عقیدہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں میں زندہ نہیں ہیں اور نزول مسیح سے مراد یہ ہے کہ اس امت میں ایک شخص مثلِ عیسیٰ پیدا ہوگا اور وہ مرزا قادیانی ہے یہ عقیدہ دین میں نئی چیز ہے اور اس کی کوئی دلیل شرع میں نہیں ہے بلکہ شرع کے مخالف ہے لہٰذا یہ عقیدہ بدعت سیئہ ہے۔ اسی طرح مخالفین اہل سنت کا عقیدہ کہ نماز میں رسول اللہ ﷺ کا خیال لانا گائے گدھے کے خیال میں ڈوب جانے سے کہیں برا ہے (صراط مستقیم اسمٰعیل دہلوی) اور اس قسم کے دیگر گستاخانہ عقائد بدعت سیئہ ہیں۔ جبکہ قرآن کے ترجمے، دینی کتابیں، تعلیم اور تبلیغ کے جدید طریقے، میلاد اور ختم گیارہویں شریف کے روح پرور دینی کاموں جیسے نئے نئے طریقے بدعت حسنہ ہیں۔

بدعت حسنہ کے جواز و استحباب کا واضح اشارہ اس حدیث میں بھی ہے:

من سن فی الاسلام سنة حسنة فله اجرها واجرمن عمل بها." (12)

ترجمہ: جس نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ رائج کیا تو اسے اس کا ثواب ملے گا اور اس پر عمل کرنے والے کے ثواب کی مثل بھی۔"

بلکہ فقہا اسلام نے فرمایا: بعض بدعات حسنہ واجب کا درجہ رکھتی ہیں جیسا کہ فہم قرآن کیلئے علم نحو پڑھنا۔

نیز حدیث پاک کل بدعة ضلالة ترجمہ ہر بدعت گمراہی ہے اس حدیث کے تحت محدثین نے لکھا ہے کہ یہاں بدعت سیئہ مراد ہے یعنی ہر بدعت سیئہ گمراہی ہے۔

تیسرا اعتراض:

یہ ہے کہ ختم گیارہویں کی تاریخ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے مقرر نہیں کی لہٰذا یہ بھی بدعت اور دین میں اضافہ ہے۔

الزامی جواب:

یہ ہے کہ مخالفین بھی کانفرنسوں، تبلیغی اجتماعات، تعلیم و تعلم، نکاح شادی اور کئی اور خالص دینی کاموں کیلئے تاریخ اور وقت مقرر کرتے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے ایسے کاموں کیلئے کوئی نظام الاوقات مقرر نہیں ہوتا۔ تو وہ اسے بدعت اور دین میں اضافہ قرار کیوں نہیں دیتے؟ تو جس طرح بے شمار دیگر کاموں میں وقت اور تاریخ مقرر کرنا جائز ہے اسی طرح گیارہویں شریف اور دیگر ختموں میں بھی جائز ہے!!!

تحقیقی جواب:

یہ ہے کہ اگر شرع شریف نے کسی کام (مثلاً روزہ رمضان حج میں وقوف عرفات) کی تاریخ یا وقت مقرر کردیا ہے تو اس شرعی تاریخ یا وقت کو تبدیل کرنا بدعت اور دین میں تبدیلی ہے اور اگر شرع شریف نے ایک کام کا وقت مقرر نہیں کیا جیسے قرآن خوانی، تعلیم و تعلیم، نفلی

حوالہ11: "صحیح مسلم" کتاب الاقضیة، باب نقض الاحکام الباطلة، ورد محدثات الامور، حدیث: 3242.
حوالہ12: "صحیح مسلم" کتاب الزکوة، باب الحث علی الصدقة الخ، حدیث: 1691.

marfat.com

عبادات، نکاح، ذکر میلاد، ایصال ثواب، دعاء، ادائیگی زکوٰۃ اور دیگر بے شمار دینی کام تو بندوں کیلئے ایسے دینی کاموں کیلئے وقت، تاریخ مقرر کرنے کی کوئی ممانعت نہیں۔ مشکوٰۃ المصابیح میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جمعرات کا دن وعظ کیلئے مقرر کیا تھا۔ چنانچہ صحابہ کرام میں سے کسی نے اعتراض نہیں کیا تو گویا اجماع صحابہ قائم ہوگیا کہ اچھے کاموں کیلئے تاریخ مقرر کرنا شرعاً جائز ہے۔

چوتھا اعتراض:

چوتھا سوال یہ ہے کہ ختم گیارہویں میں ''یا شیخ عبدالقادر جیلانی...'' اور ''امداد کن امداد کن...'' جیسے کلمات شرکیہ ہیں۔ کیوں کہ مردوں سے امداد مانگنا یا کسی کو غائبانہ پکارنا شرک ہے۔

جواب:

اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندوں کو دور و نزدیک سے سننے دیکھنے اور تصرف کرنے کی طاقت عطا فرماتا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے:

''قال الذی عندہ علم من الکتاب انا اٰتیک بہ قبل ان یرتد الیک طرفک.'' (13)

ترجمہ: ''ایک شخص (آصف بن برخیا) جس کے پاس کتاب کا علم تھا، نے کہا میں وہ تخت (یعنی بلقیس کا تخت صنعاء یمن سے ملک شام میں) آپ کے پاس آپ کی آنکھ جھپکنے سے پہلے لاتا ہوں۔

بخاری شریف میں ہے:

ما یزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احببتہ فاذا احببتہ فکنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصربہ ویدہ التی یبطش بھا ورجلہ التی یمشی بھا و لو سئلنی لا عطینہ ولو استعاذنی لا عیذنہ'' (14)

ترجمہ: ''میرا بندہ نفل عبادات کے ذریعے قرب کے مدارج طے کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ میں اس سے محبت کرتا ہوں پس جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو اس کے کان ہو جاتا ہوں جن سے سنتا ہے اور اس کی آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کے ہاتھ ہو جاتا ہے جن سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں ہو جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے مانگے تو ضرور عطا کرتا ہوں اور اگر وہ میری پناہ مانگے تو میں اسے اپنی پناہ عطا فرماتا ہوں۔''

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک لشکر حضرت ساریہ رضی اللہ عنہ کی قیادت میں نہاوند کے علاقے میں لڑ رہا تھا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ میں خطبہ جمعۃ المبارک کے دوران فرمایا:

''یاساریۃ الجبل.''

''اے ساریہ! پہاڑ (یعنی پہاڑ کی پناہ لے لو)۔''

چنانچہ حضرت عمر فاروق کی آواز نہاوند میں حضرت ساریہ رضی اللہ عنہ نے سنی۔ (15)

ان دلائل سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندوں کو ایسی روحانی طاقت عطا فرماتا ہے کہ وہ خدائی صفات کا مظہر بن جاتے ہیں لہٰذا وہ دور و نزدیک سے دیکھ سکتے ہیں، سن سکتے ہیں، تصرف کرسکتے ہیں، یقیناً حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ جو کہ امت مصطفیٰ کے مرکزی ولی اور غوث اعظم ہیں آپ کو اللہ تعالیٰ نے بے شمار کرامات سے نوازا اور اعلیٰ روحانی طاقت عطا فرمائی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

حوالہ13: ''قرآن مجید'' پارہ نمبر 19، سورہ نمل، آیت نمبر 20.

حوالہ14: ''صحیح بخاری'' کتاب الرقاق، باب التواضع، حدیث نمبر 6021، ترقیم الاحادیث: العلمیہ.

حوالہ15: ''دلائل النبوہ بیہقی'' و ''الاصابہ'' احمد بن علی بن حجر عسقلانی، جز:3، صفحہ:6، دار الجیل بیروت

marfat.com

نظرت الی بلاد اللہ جمعا
کخردلۃ علی حکم الاتصال

ترجمہ: ''میں نے اللہ کے تمام شہروں کو بیک وقت اس طرح دیکھا جیسے رائی کا دانہ۔'' (قصیدہ غوثیہ)

نیز یاد رہے کہ موت کے بعد سننے دیکھنے کی طاقت دنیا کی نسبت زیادہ ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ حدیث پاک میں ہے:

''بے شک میت (دفن کر کے جانے والوں کے) جوتوں کی آواز سنتی ہے۔'' (16)

ظاہر ہے کہ ایک زندہ آدمی کے اوپر اتنی مٹی ڈال دی جائے تو وہ نہ باہر سے دیکھ سکتا ہے نہ سن سکتا ہے۔ اسی طرح اہل قبور کا سلام کی آواز سننا اور جواب دینا بھی احادیث نبویہ سے ثابت ہے۔

نیز یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اللہ اپنے بندے کو جو مقام محبوبیت اور جو روحانی تصرفات کی طاقت دنیا میں عطا فرماتا ہے موت کے بعد اسے سلب نہیں فرماتا بلکہ اس میں اور اضافہ فرماتا ہے۔ مخالفین کی مسلمہ شخصیت حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''و لهذا گفته اند که ایشان در قبر خود مثل احیاء تصرف می کنند.'' (ہمعات، ہمعہ 11)

ترجمہ: ''اسی لئے وہ (اولیاء کرام) فرماتے ہیں کہ آپ (حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ) اپنی قبر میں زندوں کی مثل تصرف کرتے ہیں۔''

لہٰذا چاروں سلسلوں کے اولیاء کرام سے ''یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ'' کا وظیفہ ثابت ہے اور دیوبندیوں وہابیوں کے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں:

''یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ'' صحیح العقیدہ سلیم الفہم کیلئے جواز کی گنجائش ہو سکتی ہے۔ (17)

پانچواں اعتراض:

غیر اللہ کی نذر و نیاز شرک ہے جب کہ کہا جاتا ہے یہ غوث اعظم کی نیاز ہے۔

جواب:

شرع شریف میں نذر یہ ہے کہ کوئی مسلمان کسی مقصودی عبادت کو جو اس پر فرض نہ ہو اپنے آپ پر لازم کرے۔ اس معنیٰ میں نذر کی نسبت صرف اللہ تعالیٰ کی طرف ہوتی ہے لیکن عرف عام میں نذر کا معنیٰ تحفہ اور ہدیہ ہوتا ہے جیسے شعراء کہتے ہیں: یہ منقبت یا یہ شعر فلاں شخصیت کو نذر کیا جاتا ہے۔ تو کبھی کسی نے اسے شرک قرار نہیں دیا اسی طرح جب نذر و نیاز کا لفظ اولیاء کرام کی طرف منسوب ہوتا ہے تو عرف عام میں اس سے مراد عبادت کے ثواب کا وہ تحفہ وہدیہ ہوتا ہے جو بزرگوں کی ارواح کو پہنچایا جاتا ہے۔ اور پہلے سوال کے جواب میں ہم دلائل شرعیہ سے ثابت کر چکے ہیں کہ مسلمان اپنی ہر قسم کی عبادات (بدنی، مالی اور مرکب) کا ثواب کسی دوسرے مسلمان کو پہنچا سکتا ہے۔

چنانچہ مخالفین کے مسلمہ بزرگ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''لاکن حقیقت این نذر آنست که اهداء ثواب طعام و انفاق و بذل مال بروح میت که امریست مسنون واز روئے حدیث صحیحه است مثل ماورد فی الصحیحین من حال ام سعد وغیره الخ.'' (18)

ترجمہ: ''لیکن اس نذر کی حقیقت یہ ہے کہ کھانے یا مال خرچ کرنے کا ثواب کسی میت کی روح کو ہدیہ کر دینا جو کہ مسنون ہے اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے جیسا کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی والدہ کے بارے میں حدیث کی دو صحیح کتابوں میں روایت وارد ہوئی ہے۔''

marfat.com

چھٹا اعتراض:

"وما اهل به لغير الله" (19) یعنی اللہ نے حرام کیا اس چیز کو جس پر اللہ کے غیر کا نام پکارا جائے۔

لہٰذا گیارہویں غوث اعظم حرام ہے کیوں کہ اس پر غیر خدا شیخ عبد القادر جیلانی کا نام پکارا جاتا ہے

الزامی جواب:

اگر کسی چیز پر غیر خدا کا نام پکارنے سے وہ شئ حرام ہو جاتی ہے تو تمام مسجدیں اور مدرسے (جیسے فیصل مسجد، مسجد اہل حدیث، جامعہ اشرفیہ وغیرہا) کو بھی حرام ہو جانا چاہئے اور اسی طرح عورتوں پر مردوں کا نام بولا جاتا ہے کہ یہ عورت فلاں کی بیوی ہے اسی طرح گھروں، زمینوں، پلاٹوں، گاڑیوں حتیٰ کہ قربانی وعقیقہ کے جانوروں پر غیر خدا کا نام بولا جاتا ہے لہٰذا ان تمام اشیاء کو حرام ہو جانا چاہئے حالانکہ ایسا نہیں ہے لہٰذا ایصال ثواب کی چیزوں پر حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور دیگر بزرگان دین کا نام پکارنا بھی جائز ہے۔

تحقیقی جواب:

ایصال ثواب کی چیزوں پر بزرگوں کا نام پکارنا سنت صحابہ سے ثابت ہے جیسا کہ حدیث پاک میں ہے کہ حضرت سعد ابن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

" یارسول اللہ ﷺ ان ام سعد ماتت فای الصدقة افضل قال الماء فحفر بئراً وقال هذا لام سعد"

ترجمہ: "اے اللہ کے رسول! بیشک ام سعد فوت ہو گئی ہیں کونسا صدقہ بہتر ہے؟ فرمایا: پانی۔ تو انہوں نے ایک کنواں کھودا اور کہا: یہ سعد کی ماں کا ہے۔"(20)

یہ کنواں اللہ کے نام کا صدقہ تھا تو صحابی رسول نے اپنی ماں کو ثواب پہنچانے کی نیت سے اپنی ماں کی طرف منسوب کیا بلکہ اس کنویں کا نام "بئر ام سعد" پڑ گیا تو رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام میں سے کسی شخصیت نے اسے ناجائز قرار نہیں دیا۔ جس سے ثابت ہوا کہ صدقہ و عبادت کی چیزوں پر مجازی طور پر اللہ تعالیٰ کے بندوں کا نام پکارنا جائز ہے

معترض نے "وما اهل به لغير الله" کا جو ترجمہ کیا ہے یہ ترجمہ وہابی علماء کا خود ساختہ اور غلط ترجمہ ہے۔ اس کا صحیح ترجمہ وہ ہے جو جمہور مفسرین نے کیا ہے۔ امام المفسرین صحابی رسول حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنھما اسی آیت کے تحت فرماتے ہیں:

ما ذبح لاسم غير الله عمدا للاصنام." (21)

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے اس جانور کو جسے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کے نام پر یعنی بتوں کے نام پر ذبح کیا گیا ہو۔"

وہابیوں کی مسلمہ شخصیت حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ترجمہ قرآن "فتح الرحمٰن" میں یہی ترجمہ کیا ہے۔

الحمدللہ روئے زمین کے مسلمان جانوروں کو اللہ تعالیٰ کے نام (باسم اللہ اکبر) کے ساتھ ذبح کرتے ہیں۔ کبھی کسی نے نبی یا ولی کے نام پر جانور کو ذبح نہیں کیا۔

حوالہ16: "صحیح بخاری" کتاب الجنائز، باب المیت یسمع خفق النعال، حدیث نمبر 1252.

حوالہ17: "امداد الفتاوی" جلد نمبر 1، صفحہ نمبر 94.

حوالہ18: "فتاوی عزیزیہ" جلد نمبر 1، صفحہ نمبر 121.

حوالہ19: "قرآن مجید" پارہ نمبر 2، سورہ بقرہ، آیت نمبر 173.

حوالہ20: "سنن ابوداؤد" کتاب الزکوۃ، باب فی فضل سقی الماء، حدیث نمبر 1431، ترقیم العلمیہ.

حوالہ21: "تفسیر ابن عباس" سورہ بقرہ، آیت نمبر 173

ساتواں سوال:

غوث اعظم کا معنی ہے سب سے بڑا فریاد رس۔ یہ کلمہ شرکیہ ہے کیوں کہ سب سے بڑا فریاد رس اللہ تعالیٰ ہے

الزامی جواب:

یہ ہے کہ قائد اعظم کا معنی ہے سب سے بڑا رہنما، وزیر اعظم کا معنی ہے سب سے بڑا مدد گار یا سب سے بڑا ذمہ دار، فاروق اعظم کا معنی ہے سب سے بڑا حق و باطل میں فرق کرنے والا اور صدیق اکبر کا معنی ہے سب سے بڑا سچا۔ لغوی معنی کے اعتبار سے ان سب کا اطلاق صرف اللہ تعالیٰ پر ہونا چاہئے لیکن عرف میں ان کا اطلاق اللہ تعالیٰ پر نہیں کرتے بلکہ قائد اعظم، بانی پاکستان محمد علی جناح کو کہا جاتا ہے۔ وزیر اعظم کسی ملک کے انتظامی سربراہ کو کہا جاتا ہے۔ فاروق اعظم صحابی رسول حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کہا جاتا ہے۔ اور صدیق اکبر صحابی رسول حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو کہا جاتا ہے۔ تو جس طرح یہ الفاظ مخصوص معنی کے اعتبار سے بندوں کیلئے جائز ہیں اور آج تک کبھی کسی نے ان کو شرکیہ قرار نہیں دیا اسی طرح غوث اعظم کا مخصوص معنی کے اعتبار سے حضرت شیخ عبد القادر جیلانی پر اطلاق جائز ہے۔

تحقیقی جواب:

غوث کا معنی ہے: فریاد رس یا مدد گار یا فریاد کرنے والا۔ حقیقی فریاد رس اور مدد گار صرف اللہ تعالیٰ ہے اور اللہ تعالیٰ کی عطا سے اللہ تعالیٰ کے بندے بھی فریاد رس اور مدد گار ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین آمنوا" (22)

ترجمہ: "تمہارا مدد گار اللہ ہے اور اس کا رسول ہے اور وہ لوگ جو ایمان ہوئے۔"

اس آیت مبارک میں ایمان والوں کو بھی مدد گار قرار دیا گیا ہے۔ صوفیاء کی اصطلاح میں غوث اللہ کے نیک بندوں کے ایک مرتبہ کا نام ہے اور غوث اس ولی اللہ کو کہا جاتا ہے جو اپنے زمانے میں ولایت کے اعلیٰ مرتبہ پر فائز: اولیاء کرام اس سے فیوض و برکات حاصل کرتے ہوں۔ بخاری شریف میں ہے ولو سئلنی لا عطینہ اگر وہ (ولی اللہ) مجھ سے مانگے تو ضرور میں اسے عطا کرتا ہے۔ (23)

اس حدیث کے مطابق ولی اللہ کی شان یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مانگنے والا اور فریاد کرنے والا ہوتا ہے اور اس کا رب اسے اپنے خزانوں میں سے عطا کرنے والا ہوتا ہے اور آیت بالا سے ثابت ہے کہ بندگانِ خدا مدد کرنے والے ہوتے ہیں۔ لہٰذا غوث کے دونوں معنی فریاد کرنے والا اور فریاد رس اور امداد کرنے والا "ولی اللہ" کے اندر شرعاً ثابت ہوئے۔

صوفیاء اسلام نے قطب الاقطاب محی الدین والسنہ حضرت سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو اس امت کے اولیاء کا سلطان اور غوث اعظم قرار دیا ہے۔ چنانچہ خواجہ خواجگان حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

یا غوث معظم نور ہدیٰ مختار نبی مختار خدا
سلطان دو عالم قطب علیٰ حیران ز جلالت ارض وسما
(مہر منیر)

لہٰذا واضح ہو گیا کہ غوث اعظم اللہ کے محبوب بندوں کے ایک مرتبہ کا نام ہے اور اس سے یہ مراد نہیں کہ شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ (العیاذ باللہ) اللہ تعالیٰ سے بھی بڑے مدد گار ہیں۔ تو جس طرح صدیق اکبر سے مراد صحابہ

marfat.com

کرام اور امت مسلمہ میں سب سے بڑا سچا مراد ہے، فاروق اعظم سے صحابہ کرام اور امت مسلمہ میں سب سے بڑے حق وباطل میں فرق کرنے والا مراد ہے، جس طرح قائداعظم سے تحریک پاکستان کے رہنماؤں میں سے بڑا رہنما مراد ہے، اسی طرح غوث اعظم سے اولیاء کرام کی جماعت میں سے سب سے بڑا فریاد کرنے والا اور فریاد رسی کرنے والا ولی اللہ مراد ہے

آٹھواں اعتراض:

کھانا سامنے رکھ کر اس پر قرآن پڑھنے اور اس پر دعا کرنے کا ثبوت کیا ہے؟

جواب:

کھانے پر قرآن مجید کی تلاوت اور دعا کرنے کی شرح شریف میں کہیں ممانعت نہیں آئی البتہ قرآن مجید کی جب بھی تلاوت کی جائے یا دعا کی جائے تو اس پر ثواب کا وعدہ احادیث مبارکہ میں موجود ہے بلکہ کھانے پر کلام پڑھنے کی اور دعا کرنے کی دلیل خاص بھی احادیث میں موجود ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میری والدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک طشت میں حلوہ بھیجا تو مجھے حضور ﷺ نے فرمایا فلاں فلاں کو اور جو بھی تمہیں ملے بلا لاؤ فرماتے ہیں 300 آدمی جمع ہو گئے۔ فرماتے ہیں:

"فرأیت النبی ﷺ وضع یدہ علی تلک الحیسۃ وتکلم بما شاء اللہ۔"

ترجمہ: "میں نے دیکھا کہ نبی ﷺ نے اپنا ہاتھ اس حلوہ پر رکھا اور جو اللہ نے چاہا کلام پڑھا۔"

اور دس دس افراد کو کھانے کی دعوت دی۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ سب لوگوں نے پیٹ بھر کر حلوہ کھایا لیکن اس میں کوئی کمی نہیں ہوئی۔ (24)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جنگ تبوک کے سفر میں کھانے کی اشیاء ختم ہونے کی وجہ سے لوگوں کو سخت بھوک نے ستایا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی درخواست پر حضور ﷺ نے بچی کھچی اشیاء طعام کے ڈھیر پر دعاء برکت فرمائی۔ حدیث پاک میں ہے:

"فدعا رسول ﷺ بالبرکۃ وقال خلوا فی اوعیتکم"

ترجمہ: یعنی رسول اللہ ﷺ نے دعائے برکت فرمائی اور فرمایا اسے اپنے برتنوں میں محفوظ کرلو۔" (25)

چنانچہ لوگوں نے پیٹ بھر کر کھایا اور تمام برتن بھی بھر لیے لیکن اشیاءِ طعام ختم نہیں ہوئیں!!!

حوالہ22: "قرآن مجید" پارہ نمبر 7، سورہ مائدہ، آیت نمبر 55.

حوالہ23: "صحیح بخاری" کتاب الرقاق، باب التواضع، حدیث نمبر 6021، ترقیم الاحادیث: العلمیہ.

حوالہ24: "صحیح بخاری" کتاب النکاح، باب النسوۃ اللاتی یھدین الخ، حدیث: 4765.

و "مشکوۃ المصابیح" باب المعجزات، الفصل الاول، صفحہ: 539، طبع قدیمی کتب خانہ کراچی.

حوالہ25: "مشکوۃ المصابیح" باب المعجزات، الفصل الاول، صفحہ: 538. و "صحیح مسلم".

marfat.com

In this Hadith, the Holy Prophet ﷺ did not condemn every new thing but condemned that thing which does not have its origin in Islam. There is a clear hint that the thing, which has its origin in Islam, is not a new innovation. Thus, modern methods of preachings, translation of the Holy Quran, Minarets of Mosques and modern ways of celebrating 'Milad' are not new innovations because they have their origin in Islam.

According to this Hadith, Mohaddisin (the worthy collectors of Hadith) have divided "Bidat" (innovation) into two: "Bidat-e-Hasna" (good innovation) and "Bidat-e-Saiah" (bad innovation) and many things which are not proved from the Holy Prophet ﷺ and his companions, but have their origin in Islam, are called "Bidat-e-Hasna" (good innovation) some forms of "Bidat-e-Hasna" (good innovation) have been termed as obligatory, as "knowledge of Nahav" and "bad sect" etc. So for as this objection is concerned that the Hadith: "Every Bidat (innovation) is misguidance" The answer to this is that according to all Mohaddisin "Bidat" means only "bad innovation" (Bidat Saiah). "Bidat Saiah" means that new thing which has no origin in Islam, rather it is conflicting with Islam".

Sixth Objection: There are only two Eids, "Eid 'Milad'" is a new innovation.

Answer: It is wrong that there are only two Eids in a year. In a previously quoted Hadith the Holy Prophet ﷺ had declared Friday as the Eid of the Muslims and there are more than fifty Fridays in a year. Similarly, the Hajj day has also been declared Eid by the Holy Prophet ﷺ. In Saudi-Arabia, Eid-ul-watni is celebrated every year and Najdi Scholars also participate in it. They even receive envelopes of net cash from Shah Fahad. The opponents of Eid 'Milad'-ul-Nab have never declared Eid-ul-watni of Saudi-Arabia as innovation. In fact, these people have been trained is such a manner that envy for greatness of the Holy Prophet ﷺ has been thrust into their minds. Otherwise, scholars of Dev-band had celebrated hundred years' celebrations of Dev-band where Indra Gandhi was the Cheif guest. The origin of declaring 12th Rabi-ul-Awwal as Eid lies in verse No 114 of Sura Al-Maida in which Hazrat Issa (P.B.U.H) prayed to God to bestow meal from heaven, which becomes Eid for everybody. According to this verse the day of getting a blessing is proved to be an Eid day.

Seventh Objection: There are drums playing etc in 'Milad'.

Answer: According to the religion of Ahl-i-Sunnat-wa-Jamat playing drums or other irreligious activities are not allowed in programmes of 'Milad', However, if some illiterate and ignorant persons indulge in such activities, their activities do not make 'Milad' unlawful. The argument is that playing drums and many other irreligious activities are prevalent everywhere in marriage ceremonies, but nobody calls marriage unlawful. Similarly, celebrating 'Milad' is lawful but playing drums or other such activities are unlawful. Therefore, it is the duty of religious scholars and Mashaikh to purge 'Milad' Sharif and Urs of religious saints of such irreligious activities. It is their duty in accordance with Quranic injunction of preaching others to do well and preventing others from doing evils.

وآخر دعوانا عن الحمد للہ رب العالمین!

marfat.com

Quran. According to the same Quranic principle, celebrating Eid on the days of Holy Prophet's ﷺ birth is Lawful because the Holy Prophet ﷺ is the greatest blessing of Allah for both the worlds.

Fourth Objection:

Celebrating Milad is the Innovation of King of Arbal Malik Muzaffar.

Answer:

King of Arbal Malik Muzaffar died in 630 Hjrah. Mohaddis Ibn-e-jozi (died in 597 Hijrah) says: Since olden times, it has been customary for the Muslims of Harmain Sharifain, Egypt, Yemen, Syria and all Arabic countries to hold Muhaafil-i- Millad, put on fine dresses, decorate their homes etc, express their pleasure in these days, give charities and make arrangements to attend such meetings, they get great blessings and achievements through these celebrations. They get peace, protection, abundance of material of things and peace with homes.

(Ref: Biyan al-milad Al-Nabw, Page: 57-58.)

Mohaddis Ibn-e-jozi died thirty-three years before king Arbal and he has written that the Muslims have been celebrating 'Milad' since olden times.

It clearly shows that king Arbal was not the innovator of 'Milad'. He just started celebrating it in Arbal whereas celebrating of Melad was prevalent in the whole world since olden times.

Fifth Objection:

Celebrating 'Milad' is a new innovation, because it is not proved from the sunnah of the Prophet and his companions.

Answer:

Origin of 'Milad' (gratitude to Allah, expression of love for the Holy Prophet ﷺ, recitation of the Holy Quran, singing praises and description of the Holy Prophet's ﷺ greatness etc) all exist in Islam. However, in 'Milad', people themselves determine their date and peculiar form. Thus, the word new innovation cannot be applied to these things. Otherwise, even opponents of 'Milad' have many things, which are not proved from the Holy Prophet's ﷺ companions. Nobody calls them innovation. For example, the translations of the Holy Quran in different languages, the explanation of the Holy Quran, books of Hadith in peculiar arrangement, sarf and Nahav, construction of Minarets of Mosques or modern methods of preaching religion. Just as time schedule of religious Congregations is fixed or time is fixed, according to clock for prayers, time and date of matrimony; and no one calls them a new innovation, similarly, celebrating 'Milad' in a new manner cannot be called a new innovation. The Literal meaning of "Bidat" (innovation) is "invention or new thing" and in Shariah "Bidat is that new thing which was not present in the Holy Prophet's ﷺ time. There is a Hadith:

"من احدث فی امرنا هذا ما لیس منه فهورد"

Translation: He who creates a new thing in our religion and that thing is not in our religion, is condemned. (Ref: Sahih Musalm. Hadith No. 3242.)

marfat.com

restriction religiously on celebrating the joys of his birth.

Friday is the day of creation of Hazrat Adam and same is the day of his demise but it was never ordered to mourn on Friday, Rather Friday has been declared Eid day Just as there is a Hadith.

(Ref: Sunnan-e-Ibne Maja, 1088)

"ان هذا يوم عيد جعله الله للمسلمين."

Translation: Verily this Friday is the Eid day Allah has made it Eid Day for the Muslims.

Just as mourning is prohibited although Friday was the day of Adam's demise, similarly even if 12th Rabi-ul-Awwal is the day of the Holy Prophet's demise, mourning will be prohibited and 12th Rabi-ul-Awwal would be the Eid day, because it is the day of the birth of the Holy prophet ﷺ, who is a blessing for both the worlds.

Second Objection: Thee birthday is 9th Rabi-ul-Awwal.

Answer: Hafiz Abu-baker bin Abi Shaba grand teacher of Imam Bukhari and Imam Muslim) quoted with strong testimony.

"عن جابر وابن عباس انهما قالا ولد رسـ ل الله ﷺ عنه نفيل يوم الاثنين الثانى عشر من شهر ربيع الاول"

Translation: Hazrat Jabir and Abdullah bin Abbas both have said that the birth of Holy Prophet ﷺ was on 12th Rabi-ul-Awwal on Monday in the year called Aam-ul-feel. Thus, Mahmood Ali Pasha's claim of 9th Rabi-ul-Awwal as being the Holy Prophet's ﷺ birthday has no authenticity. Moreover, 12th Rabi-ul-Awwal has been accepted universally as being the birthday throughout the world including the Harmain Sharfain and according to Ibn-e-Jozi Muhaddith all research scholars have consensus on it. Even a great scholar of Deo-Band Mufti Azam Muhammad Shafi "Seerat-e-Khatmul Ambia Page: 18" and Nawab Siddique Hassan of so-called Ahl-i-Hadith have explained 12th Rabi-ul-Awwal as the birthday of the Holy Prophet ﷺ. (AlshamamatulAmbria Page:7)

Third Objection:

Birth took place once; so why should Melad be celebrated every year?

Answer:

The Holy Prophet ﷺ was asked about fasting on Monday. The Holy Prophet ﷺ said:

"ذالک یوم لدت فیه."

"It is that (great) day when I was born."

So it is proved that celebrating the Holy Prophet's ﷺ birth again and again is not only authenticated but also the Sunna of the Holy Prophet ﷺ. The Holy Quran was revealed once but revelation of the Holy Quran is celebrated every year in Ramadan.

The Holy Quran describes the prayers of Hazrat Issa (P..B.U.H)

"ربنا انزل علينا مائدة من السماء تكون لنا عيدا لا ولنا وآخرنا".

Translation: Allah, bestow upon us from heaven a meal which becomes Eid for our ancestors and descendants.

It shows that celebrating a day of revelation of a blessing has its origin in the Holy

marfat.com

2. Rabi-ul-Awwal 12 is not the day of the birth of the holy prophet ﷺ because according to astrologer Mehmood Ali Pasha, Monday does not fall on 12th Rabi-ul-Awal in the year of the birth of the Holy Prophet ﷺ. Rather Aam ul feel 9th Rabi-ul-Awal falls on Monday.

3. The birth of the holy prophet ﷺ has taken place once. But 'Milad' is celebrated every year and it is celebrated again and again.

4. Celebrating 'Milad' is an innovation (bid-at) started by king of Arbal Malik Muzaffar.

5. Celebrating 'Milad' is a new innovation in Islam because celebrating 'Milad' in this way is not authenticated by the action of the companions of the holy prophet ﷺ.

6. There are two Eids. Eid-ul-Fitr and Eid-ul-Adha. Celebrating this third Eid, Eid 'Milad'-un-Nabi is a new innovation in Islam.

7. Playing drums and other actions contrary to the teachings of Islam are performed in Mehfil-i-'Milad'. This is unlawful in Islam.

Reply To Objections:

Firstly: Rabi-ul-Awal is the day of celebrations and not of mourning.

Answer: sayings about 12th Rabi-ul-Awwal, being the day of the demise of the Holy Prophet ﷺ are unauthentic. However, two things are proved from Hadith. Firstly, on 10Hijrah, youm-i-Arfa i.e. the Zil-Hajj was on Friday during the last pilgrimage performed by the holy Prophet ﷺ. Secondly, the holy prophet ﷺ passed away on Monday in the month of Rabi-ul-Awwal. Two months Moharram and Safar fall between 9th Zil-Haj and Rabi-ul-Awwal. Therefore, if we count Zil-Haj, Muharram and Safar in any manner (whether each of the three months is of thirty days, two months of thirty days each and one of twenty nine days, one month of thirty days and two months of twenty nine days each or the three months of twenty nine days each) in all their cases, 12th Rabi-ul-Awwal cannot fall on Monday. In this perspective 12th Rabi-ul-Awwal of 11th Hijrah can fall on Sunday, Saturday, Friday or on Thursday, respectively in above-mentioned case. Therefore, Hafiz Ibn-e-Hajar Asqlani has declared 12th Rabi-ul-Awwal to be the day of demise of the Holy prophet ﷺ irrational and against every evidence and has preferred to accept 2nd Rabi-ul-Awwal as the day of his demise.

(Reference: Fateh-Al-Bari Sharah-e-Bukhari vol: 8 Page: 130)

When 12th Rabi-ul-Awwal does not prove to be the day of demise of the Holy Prophet ﷺ, the objection becomes baseless and even if 12th Rabi-ul-Awwal may be accepted as the day of the Holy Prophet's ﷺ demise, there is no prevention from celebrating 'Milad' because there are different sayings quoted by the companions of the Holy Prophet ﷺ and described in many books of Hadith including Al-Bukhari and Al-Muslim.

"نهيٰ ان لا نحد علی ميت فوق ثلاث الا علی زوج."

Translation: We have been forbidden to mourn at the death of anybody for more than three days except at the death of husband.

This Hadith shows that mourning is allowed for only three days after death. Therefore, mourning the Holy Prophet's ﷺ demise every year is prohibited. However, there is no

marfat.com

5. Mehfil-i-'Milad' has its educative value also: There is description of greatness and achievements of the Holy Prophet ﷺ as well as his life and character. This knowledge is one of the blessed knowledge.

6. Mefil-i-'Milad' is the expression of love and devotion to the Holy Prophet ﷺ.

"من احب شيأ اكثر ذكره"

It means that man talks much about the thing he loves the most. Therefore, celebrating 'Milad' or the description of life and character of the Holy Prophet ﷺ is a symbol of love for the Holy Prophet ﷺ.

7. Mehfil-i-'Milad' urges people to charity and hospitality. These are deeds of piety that have their reward with Allah and blessings and graces of Allah are achieved.

8. "Salat and Salam" are a means of getting worldly as well as spiritual blessings. Especially, in the court of the holy prophet ﷺ, Salat and Salam have a great significance. They are means of spiritual approach to the holy prophet ﷺ. There is a Hadith:

"ان اقربكم الى يوم القيمة اكثركم على صلوة"

Translation: On the Day of Judgment, that person who would have sent plenty of Salat and Salam to me, would be near to me, and it is quite clear that Salat, Salam (Durood) is sent to the Holy Prophet ﷺ in Mehfil-i-'Milad'.

9. The Holy Quran is also recited in the Mehafil-i-'Milad'. Recitation of the Holy Quran is also a source of great spiritual and worldly blessings.

10. Na'at Khawani (singing praise of the Holy Prophet ﷺ) is an action which has been appreciated by the Holy Prophet ﷺ. The Holy Prophet ﷺ has blessed those who sing his praises, with prayers and bestowed his cloth-sheet upon such persons named Hazrat Ka-ab-bin-Zohair (رضی اللہ تعالیٰ عنہ). The Muslims got blessings from that sheet for seven centuries.

This blessed sheet was lost during the attack of Halaku Khan on Baghdad. Praises of the Holy Prophet ﷺ are also recited in the Mefil-i-'Milad'. These praises are the best source of getting blessings and rewards from the holy prophet ﷺ.

11. The description of greatness and achievements of the holy prophet ﷺ produces a passion for obeying the holy prophet ﷺ and acting upon the path told by him and that is the real fruit of belief.

12. Hazrat Shah Wali Ullah Muhaddis Dehlvi رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ says, "I visited the birth-place of the Holy Prophet ﷺ in the blessed city of Makkah, People were sending 'Durood' upon the holy prophet ﷺ and describing about his birth and talking about those miracles which took place at the time of his birth. I saw blessings and spiritual lights in that meeting. I realized that those spiritual lights were of angels who are deputed to such meetings. I saw that spiritual lights of the angels and divine blessings were mingled with each other. (Ref: Fayooz-ul-Harmain Page 27)

Objections to Mehfil-i-'Milad':

1. Rabi-ul-Awal 12 are the day of the passing away of the holy prophet ﷺ. So it should be associated with mourning.

marfat.com

regarding the birth of the Holy Prophet ﷺ are in accordance with the injunctions of the verse and is a grand virtue.

There is a Hadith in Al-Bukhari:

"Abu Lahab set Hazrat Swabia free when he got the happy news of the birth of Holy Prophet ﷺ. When Abu Lahab died, one of the members of his family (Hazrat Abbas رضی اللہ تعالیٰ عنہ) saw him in dream and asked him how he was. Abu Lahab replied, "I have got no pleasant times after separation from you except that I am given drink because of setting Swabia free."

(Reference: Al-Bukhari Hadith No. 4711)

Sheikh Abdul Haq Muhaddis Dehlvi رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ comments on the above mentioned incident:

"This Hadith is a testimony for those people who celebrate the birth of the Holy Prophet ﷺ or express their pleasure at the night of the birth of the Holy Prophet ﷺ and spend money for this purpose. Abu Lahab was a non-believer and the Holy Quran condemned him. Even he was rewarded for expressing pleasure at the birth of the Holy Prophet ﷺ. How great is the Muslim who has love for the Holy Prophet ﷺ in his heart, celebrates the birth of the Holy Prophet ﷺ and spends money for this purpose, be rewarded.

(Reference: Madarij-un-Nabuwwat)

3 Allah, the Great, says in the Holy Quran: "Part 26, Surah Fatah, Verse 8,9"

"انا ارسلنک شاھداً و مبشر و نذیرا، لتومنوا باللہ ورسولہ و تعزروہ و توقروہ و تسبحوہ بکرۃ و اصیلاۃ"

Translation: Verily, we have sent you "Shahid (one who sees and is present), Mubasshir (one who gives glad news) and "Nazeer" (one who frightens the people of consequences of disobedience to Allah so that you people (after seeing these blessed characteristics of the Holy prophet ﷺ) may believe in Allah and his prophet and help the prophet with respect and then mention the Greatness of Allah in day time and at night.

(Reference: Al Quran, Part No: 26, Surah Fatah Verse No: 8,9)

In this verse, one of the purposes of prophethood of Hazrat Muhammad is that the Muslims should respect and pay homage to the Holy Prophet ﷺ. A mohaddis- Allama Jalal-ud-Din Sauti says:

"ومن تعظیمہ عمل المولد"

Translation: Celebrating 'Milad' is a part of respecting and paying homage to the Holy Prophet ﷺ. Allah says:

"ومن یعظم شعائر اللہ فانھا من تقوی القلوب"

Translation: And he, who respects the revelations of Allah, does so because of piety of his heart. (Reference: Al Quran Part No: 17 Surah Al-Hajj Verse No: 32)

And certainly the Holy Prohpet (ﷺ) is the greatest revelation and blessing of Allah. Paying honor and homage to the Holy Prophet ﷺ is certainly the greatest deed of piety.

4 Mehfil-i-'Milad' is the expression of gratitude to Allah for bestowing upon humanity the greatest of His blessings in the form of the Holy Prophet ﷺ. In other words Mehfil-i-'Milad' is the compliance of God's injunction , which means 'Express my gratitude.'

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

Translation: "Allah's name The Most Affectionate, the Merciful."

Blessings of Milad Sharif and Answers to Objections

Written by: Pir Muhammad Afzal Qadri

'Milad' means 'time of birth' or 'greatly splendid birth'. According to the Muslims, "'Milad'" or "Moallid" means the birth of the chief of prophets Hazrat Muhammad (Peace Be Upon Him) "Mehfil-i-Milad" or "Milad Conference" refers to that spiritual congregation in which God's blessings are obtained by mentioning about those strange and miraculous incidents which took place at the auspicious time of the birth of the Holy Prophet ﷺ.

Describing and mentioning the birth of the Holy Prophet ﷺ is the Sunnah or Method of Allah. Allah has described the auspicious glories and incidents which took place at the birth of Hazrat Isaa علیہ السلام in Surah Maryam and those which took place at the birth of Hazrat Moosa علیہ السلام in Surah Al-Qasas. Similarly, illustrations describing about the birth of the Holy Prophet ﷺ ('Milad') are available in the Sunnah of the Holy Prophet ﷺ, the Sunnah of companions of the Holy Prophet ﷺ and the Sunnah of their virtuous followers, The worthy collectors of Hadith (Mohaddisin) have written chapters under the title of the birth of the Holy Prophet ﷺ. "'Milad' Sharif" has a number of blessings and benefits. Some of them are listed below:

1. Remembering the prophets strengthens man's belief and spiritual stability is created in heart. Allah says in the Holy Quran. "Surah Hood, Part 12, Verse 120"

"وکلا نقص علیک من انباء الرسل ما نثبت به فوادک."

Translation: "And we narrate all these incidents of prophets through which we strengthen your heart."

Belief in oneness of Allah and all other beliefs given by Islam are Assertions and Hazrat Muhammad (Peace be upon him) is the argument on these assertions. When an argument is proved, the Assertion is also proved. Therefore, the glory, splendour and achievements of Hazrat Muhammad (Peace be upon him) have a great importance. The description of Splendor, miracles and achievements of the Holy Prophet ﷺ strengthens man's belief.

Allah says in the Holly Quran:

"قل بفضل الله و برحمته فبذالک فلیفرحوا هو خیر مما یجمعون." ("Surah Younas Part 11 Verse 58")

Translation: Say that they (the believers) are happy with the blessing and grace of Allah and this happiness is better than that (worldly wealth) which people accumulate. (Al-Quran 11:58)

In this verse, God has given the injunction to feel happy and celebrate that pleasure. The birth of the Holy Prophet (ﷺ) is the greatest blessing and grace of Allah. Celebrations

marfat.com

ب نے بیرونی صفحات پر جامعہ کی چند تصاویر ملاحظہ کیں، الحمد للہ! آپ کا جامعہ عظیم دینی وروحانی مرکز اور احیاء اسلام کی شاندار تحریک ہے۔ جس میں تقریباً 800 مسافر طلبہ البات کیلئے فری خوراک، فری رہائش، فری تعلیم کا انتظام کیا گیا ہے جبکہ شاخوں کی تعداد 320 تک پہنچ چکی ہیں جن میں سے چند شاخوں کے جملہ تعمیری وانتظامی اخراجات ادا کرتا ہے ملک میں کمر توڑ مہنگائی اور مسلسل تعمیراتی کاموں کی وجہ سے جامعہ کا مالیاتی نظام شدید متاثر ہے لہذا احباب ہر ممکن تعاون کریں! فجزاکم اللہ احسن الجزاء!

ب: انتظامیہ کمیٹی جامعہ قادریہ عالیہ وشریعت کالج طالبات ☆ اکاؤنٹ ٹائٹل: جامعہ قادریہ عالیہ، اکاؤنٹ نمبر 76-495، برانچ کوڈ 1170، حبیب بینک لمیٹڈ گجرات

شن عید میلاد النبی ﷺ کے سلسلے میں خانقاہ نیک آباد مراڑیاں شریف سے جلوس میلاد 12 ربیع الاول / 8 مارچ 2009ء بروز اتوار ٹھیک صبح 9 بجے باب غوث م بائی پاس روڈ گجرات سے پیشوائے اہلسنت پیر محمد افضل قادری مدظلہ کی زیر قیادت شروع ہوگا اور شاہین چوک، سرگودھا روڈ، سٹاف گلہ، جی ٹی روڈ سے ہوتا ہوا فوارہ چوک پہنچے گا۔ 9:30 بجے سٹاف گلہ اور 10:30 بجے دن عنایت پارک میں عظیم الشان میلاد مصطفیٰ کانفرنس منعقد ہوگی جہاں پیر صاحب مدظلہ خصوصی خطاب فرمائیں گے۔

شیطانی حربے ناکام! گجرات اسٹیڈیم میں منائی جانیوالی میوزیکل نائٹ اور حسیر ارشد شو پیر صاحب نے شاگردوں ومریدوں کے ہمراہ قبل از وقت پہنچ کر منسوخ کرا دیا

ی عامر چیمہ کے مزار پر مسجد مدرسہ لائبریری دارالافتاء مسافر طلبہ کیلئے فری لنگر کا اجرا بہت بڑی دینی خدمت ہے اللہ اس دینی ورفاہی منصوبے کو تکمیل تک پہنچائے!! غازیان اسلام کی یاد میں قائم شدہ ناموس رسالت کمپلیکس ساروکی میں "غازی ثاقب لائبریری" کے افتتاح پر اختتامی دعا۔ اس موقع پر شہادت کانفرنس سے سید فدا حسین شاہ نے خطاب کیا۔

ن منها لما يشقق فيخرج منه الماء: بھلوال چک 13 شمالی میں ذکر حسین رضی اللہ عنہ پر مسجد کی دیواریں اشکبا! تفصیلات کے مطابق تنظیم اہلسنت سرگودھا کے امیر عامر م ساہی کی زیر قیادت جلسہ میں تنظیم اہلسنت کے رہنما خطیب اہلسنت مولانا سلیم اللہ تابانی کی تقریر کے دوران ذکر کربلا پر خشک موسم میں مسجد کی چھت و دیواروں سے قطرہ گرنا شروع ہوگئے، ہزاروں لوگوں نے نہ صرف یہ منظر دیکھا بلکہ اس کی ویڈیو بھی بنائی گئی ہے۔ ڈی ایس پی کی زیر قیادت معائنہ کمیٹی بھی اسے خدا کی قدرت قرار دیتی رہی!!!!

یعت کالج طالبات کے زیر اہتمام میلاد کانفرنس، تقسیم اسناد اور عالمی تنظیم اہلسنت خواتین کا دینی اجتماع محترمہ ریحانہ کوثر قادری کی زیر صدارت نیک آباد میں یکم مارچ کو منعقد ہوگا

قافلہ حجاز خانقاہ نیک آباد (مراڑیاں شریف) سے عنقریب حجاز مقدس کیلئے روانہ ہوگا خواتین کی رہنمائی محترمہ ریحانہ کوثر قادری اور مردوں کی رہنمائی عثمان قادری کرینگے!!!

م جامعہ وخانقاہ وشریعت کالج نیک آباد مراڑیاں شریف پیر عثمان افضل قادری سے atasqadri@gmall.com یا 0333-8403748 پر مسائل پوچھ سکتے ہیں

گجرات: خانقاہ نیک آباد (مراڑیاں شریف) میں شہادت کربلا کانفرنس اور قطب الاولیاء علیہ الرحمہ کے پانچویں سالانہ عرس مبارک کے اجتماع سے سجادہ نشین پیر محمد افضل قادری خطاب کر رہے ہیں (فوٹو ...)

marfat.com

Under patronage: Pir Muhammad Afzal Qadri
Monthly **Awaz-e- Ahlesunnat** Gujrat Pakistan
Registerd CPL 127
URL: ahlesunnat.info e-mail: info@ahlesunnat.info ph.(0092-53)3521401-2 Fax.3511855

عیدگاہ کے صحن کے لیے 30 کنال پر مشتمل "قطب الاولیاء پارک"

بائی پاس روڈ گجرات سے داخلی دروازہ "باب غوث اعظم" و مسجد

شریعت کالج طالبات کا حال ہی میں تعمیر کیا گیا لنگر خانہ

مہمان خانہ، زیر تعمیر قطب الاولیاء و حضرت پیر صاحب رہائش

عیدگاہ نیک آباد کے ساتھ زیر تعمیر "مینار اعلیٰ حضرت" (150 فٹ بلند)

شریعت کالج طالبات کا "سیدہ آمنہ بلاک" نیک آباد گجرات

شریعت کالج کی نئی بننے والی وضو گاہیں، امتحان خانے و غسل خانے

شریعت کالج طالبات کا ایک داخلی دروازہ "باب ام رسول"

مردانہ وضو گاہ و مردانہ لنگر خانہ، مکتبہ قادریہ عالیہ کا ایک شعبہ

ویڈیو CD حضرت پیر محمد افضل قادری مدظلہ

والیم 01 کارٹون بنانا گستاخی کیوں؟ (احتجاجی مظاہرہ فوارہ چوک)
والیم 02 نظریہ توحید + محبت رسول + سیرت مصطفیٰ + جھلکیاں
والیم 03 ہم اہلسنت کیوں؟ (سنی کانفرنس گوجرانوالہ)
والیم 04 عظمت صحابہ و اہلبیت (لیکچر گوندل کوٹ)
والیم 05 میلاد النبی ﷺ (لکھنوال) + مظاہرہ بسلسلہ قبر ام رسول

ویڈیو CD صاحبزادہ محمد عثمان قادری

والیم 06 تفسیر آیت 29 سورہ بقرہ (هو الذی خلق..) + جنازہ قطب الاولیاء
والیم 07 تفسیر آیت 43 سورہ بقرہ (اقیمو الصلوٰة و آتوا الزکوٰة..)
والیم 08 تفسیر (پاکیزگی کے اصول + مسائل و عبادات رامضان)
والیم 09 تفسیر آیت 158 سورہ بقرہ (ان الصفاء..) حج و عمرہ + سوال جواب
والیم 10 تفسیر آیت 172 سورہ بقرہ (کلوا من طیبات..) + سوال جواب

خانقاہ نیک آباد (مراڑیاں شریف) گجرات کے سجادہ نشین
اور مہتمم جامعہ قادریہ عالمیہ و شریعت کالج طالبات
استاذ العلماء پیر محمد افضل قادری مدظلہ
کی معرکۃ الآراء تصنیف **اربعین افضلیہ**
جس میں چالیس احادیث کا ترجمہ تشریح و تخریج اور موجودہ دور
کے کئی اہم مسائل کا حل درج کیا گیا ہے، اسے خود بھی پڑھیں اور
گھر، مسجد، مدرسہ و دیگر مقامات پر کلاس لگا کر پڑھائیں اور خرید
کر فی سبیل اللہ تقسیم کریں۔
خوشخبری: بہت جلد پیر صاحب مدظلہ کے علمی و تحقیقی
بے مثل تصنیف "مقالات و خطبات" چھپ کر آ رہی ہے!
برائے رابطہ: مکتبہ قادریہ عالیہ، نیک آباد گجرات 0301-4111996
آپ یہ سب ویب www.ahlesunnat.info پر بھی ملاحظہ کر سکتے ہیں!